کوئی مثل مصطفیٰ ﷺ کا کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا　　　　کوئی میرے مصطفیٰ ﷺ سا کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا

ماہانہ میگزین دسمبر ۲۰۱۷

ربیع الاوّل اسپیشل

pakistanipoint.com

انتظامیہ

وقار عظیم، حسیب رزاق، رائے ثانی
شاہ زیب، ایم وائی صائم

میگزین ٹیم

ماسٹر مائنڈ، ایلیف، پرنس فین
بنتِ مسرور، کوہ نورد

میگزین ایڈیٹر

گل رخ

میگزین ڈیزائنر

ڈیپلیس آئیز

فہرست

قرآن و حدیث
حمد و نعت
قصص الانبیاء
ربیع الاول اسپیشل
قائدڈے اسپیشل
انٹرویو
اردو ادب
خواتین کارنر
فورم سروے
فورم رپورٹ

اداریہ

السلام علیکم
دسمبر کا ربیع الاوّل اسپیشل شمارہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔۔ پاکستانی پوائنٹ فورم پر بہت کم ایکٹویٹی ہونے کے باوجود جس طرح میگزین ٹیم میگزین کے اس سلسلے کو نا صرف کامیابی سے چلا رہے ہیں بلکہ نت نئے سلسلے بھی متعارف کروا رہے ہیں اس کے لیے ان سب کا جس قدر شکریہ ادا کیا جائے کم ہے۔۔۔ جمود کے اس دور میں یہ یقینا حرارت کی وہ پھونک ہیں جو کسی دن اس جمود کو توڑ ہی دیں گے اور یہ فورم اپنی اصل حالت میں لوٹ آئے گا ان شاء اللہ۔۔
ڈیٹا اکٹھے کرنے سے لے کر ڈیزائن تک حصہ لینے والے تمام میگزین ٹیم کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔۔ اس شمارے میں آپ تین ماہ کے وقفے کے بعد فورم رپورٹ بھی پڑھ سکیں گے اور میگزین ٹیم کی جانب سے شروع کروائے گے انٹرویو سلسلے میں میرا یعنی پاکستانی پوائنٹ کے ایڈمن کا انٹرویو بھی اندرونی صفحات پر آپ کا منتظر ہے۔۔۔
میگزین کو پڑھنے کے بعد نا صرف اپنی آراء سے نوازیئے گا بلکہ اگلے شمارے کے لیے جو کہ نیا سال اسپیشل ہوگا کچھ نا کچھ مواد ضرور بھیجیے گا۔۔۔

والسلام
وقار عظیم

قرآنی آیات و ترجمہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اَوَلَمۡ یَتَفَکَّرُوۡا فِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ ۟ مَا خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ مَا بَیۡنَہُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ وَ اِنَّ کَثِیۡرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآیِٔ رَبِّہِمۡ لَکٰفِرُوۡنَ ○

ترجمہ:

کیا یہ لوگ اپنی ذات میں غور نہیں کرتے نہیں پیدا کیا اللہ نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے مابین ہے مگر حق کے ساتھ، اور ایک وقت معین تک کے لیے اور یقیناً بہت سے لوگ اپنے رب سے ملاقات کے منکر ہیں ۔ (سورہ الروم: آیت نمبر ۸)

وَ اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِ اٰیٰتُنَا وَلّٰی مُسۡتَکۡبِرًا کَاَنۡ لَّمۡ یَسۡمَعۡہَا کَاَنَّ فِیۡۤ اُذُنَیۡہِ وَقۡرًا ۚ فَبَشِّرۡہُ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ ○

ترجمہ:

جب اسے سنائی جاتی ہیں ہماری آیات تو وہ پیٹھ موڑ کر چل دیتا ہے استکبار کرتے ہوئے جیسے کہ اس نے انہیں سنا ہی نہیں، گویا اس کے کانوں میں بوجھ ہے تو (اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)!) آپ اس شخص کو دردناک عذاب کی بشارت دے دیجیے ۔ (سورہ لقمان: آیت نمبر ۷)

حمد باری تعالیٰ

کلام: پیر نصیر الدین نصیر

کس سے مانگیں، کہاں جائیں، کس سے کہیں، اور دنیا میں حاجت روا کون ہے
سب کا داتا ہے تو، سب کو دیتا ہے تو، تیرے بندوں کا تیرے سوا کون ہے
کون مقبول ہے، کون مردود ہے، بے خبر! کیا خبر تجھ کو کیا کون ہے
جب تُلیں گے عمل سب کے میزان پر، تب کھلے گا کہ کھوٹا کھرا کون ہے
کون سنتا ہے فریاد مظلوم کی، کس کے ہاتھوں میں کنجی ہے مقسوم کی
رزق پر کس کے پلتے ہیں شاہ و گدا، مسند آرائے بزمِ عطا کون ہے
اولیا تیرے محتاج اے ربِّ کل، تیرے بندے ہیں سب انبیاء و رُسل
ان کی عزت کا باعث ہے نسبت تری، ان کی پہچان تیرے سوا کون ہے
میرا مالک مری سن رہا ہے فغاں، جانتا ہے وہ خاموشیوں کی زباں
اب مری راہ میں کوئی حائل نہ ہو، نامہ بر کیا بلا ہے، صبا کون ہے
ابتدا بھی وہی، انتہا بھی وہی، ناخدا بھی وہی، ہے خدا بھی وہی
جو ہے سارے جہانوں میں جلوہ نما، اس اَحد کے سوا دوسرا کون ہے
وہ حقائق ہوں اشیاء کے یا خشک وتر، فہم و ادراک کی زد میں ہیں سب، مگر
ماسوا ایک اس ذاتِ بے رنگ کے، فہم و ادراک سے ماوریٰ کون ہے
انبیا، اولیا، اہل بیت نبی، تابعین و *صحابہ پہ جب آ بنی
گر کے سجدے میں سب نے یہی عرض کی، تو نہیں ہے تو مشکل کشا کون ہے
اہل فکر ونظر جانتے ہیں تجھے، کچھ نہ ہونے پہ بھی مانتے ہیں تجھے
اے نصیرؔ اس کو تو فضلِ باری سمجھ، ورنہ تیری طرف دیکھتا کون ہے

انتخاب: ماسٹر مائنڈ

احادیث مبارکہ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہمیں مالک نے ہشام سے خبر دی، وہ اپنے والد سے، وہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب غسل فرماتے تو آپ ﷺ پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے پھر اسی طرح وضو کرتے جیسا نماز کے لیے آپ ﷺ وضو کیا کرتے تھے۔ پھر پانی میں اپنی انگلیاں داخل فرماتے اور ان سے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے۔ پھر اپنے ہاتھوں سے تین چلو سر پر ڈالتے پھر تمام بدن پر پانی بہا لیتے۔ (صحیح بخاری۔ حدیث نمبر 248۔ کتاب غسل کے احکام و مسائل)

امام مالک نے نافع کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صاحب قرآن (قرآن حفظ کرنے والے) کی مثال پاؤں بندھے اونٹوں (کے چرواہے) کی مانند ہے اگر اس نے ان کی نگہداشت کی تو وہ انھیں قابو میں رکھے گا اور اگر انھیں چھوڑ دے گا تو وہ چلے جائیں گے۔ (صحیح مسلم۔ حدیث نمبر 1839۔ کتاب قران کے فضائل اور متعلقہ امور)

ابونضرہ سے روایت ہے کہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مسافر کی نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا تو آپ نے دو ہی رکعتیں پڑھیں، اور میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا تو انہوں نے بھی دو ہی رکعتیں پڑھیں، اور عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا تو انہوں نے بھی دو ہی رکعتیں پڑھیں، اور عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی خلافت کے ابتدائی چھ یا آٹھ سالوں میں کیا تو انہوں نے بھی دو ہی رکعتیں پڑھیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔ (جامع الترمذي۔ حدیث نمبر 545۔ کتاب سفر کے احکام و مسائل)

انتخاب: پیرومرشد

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شاعر: صبیح رحمانی

کوئی مثل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا
کسی اور کا یہ رتبہ کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا
انہیں خلق کر کے نازاں ہوا خود ہی دستِ قدرت
کوئی شاہ کار ایسا کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا
مِرے طاقِ جاں میں نسبت کے چراغ جل رہے ہیں
مجھے خوف تیرگی کا، کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا
کسی وہم نے صدا دی: کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مماثل؟
تو یقین پکار اٹھا: کبھی تھا، نہ ہے، نہ ہوگا!
میں ہوں وقفِ نعت گوئی کسی اور کا قصیدہ
میری شاعری کا حصہ کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا
سرِ حشر رب کی رحمت کا صبیح میں ہوں طالب
مجھے کچھ عمل کا دعویٰ، کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا

انتخاب: ماسٹر مائنڈ

قصص الانبیاء

حضرت آدم علیہ السلام

آدم علیہ السلام کی پیدائش:

اللہ رب العزت کی بابرکت ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں، وہی عرش وفرش کا مالک ہے، زمین وآسماں کا خالق ہے، تمام مخلوقات کا رازق ہے، وہی لافانی ولامحدود ہے۔ وہ عظیم ہستی اپنے فیصلوں میں خودمختار ہے اور اس کے فیصلے کبھی تبدیل نہیں ہوتے۔ اسی کا حکم اس کائنات کے ذرے ذرے پر چلتا ہے اور صرف اسی کی مرضی ومنشا سے اس کائنات میں پتّا ہلتا ہے ٗ چشمہ پھوٹتا ہے ٗ بیج اگتا ہے ٗ پھولوں میں مہک آتی ہے ٗ دریا وسمندر بہتے ہیں اور درخت پھل پھول دیتے ہیں۔ یہ کائنات نہ تھی تو صرف رب تعالیٰ کی ذات عالی تھی اور یہ کائنات نہ ہوگی تب بھی رب تعالیٰ ہی باقی رہے گا۔ اسی کی مرضی کے مطابق دن رات چلتے ہیں اور صبح ٗ شام میں تبدیل ہوتی ہے۔ جب اس کائنات کی تخلیق ہوئی تو رب تعالیٰ نے اپنی عبادت کیلئے فرشتوں کو نور سے پیدا فرمایا تاکہ وہ اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آگ سے ایک اور مخلوق ”جنات“ پیدا کی جن کا مقصد تخلیق بھی عبادت خداوندی ہی تھا۔

اللہ رب العزت نے زمین پر اپنا خلیفہ (نائب) بنانے کا فیصلہ فرمایا۔ رب تعالیٰ نے اس فیصلے کے بارے میں فرشتوں کو آگاہ کیا اور فرمایا ”میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں“ (البقرہ:۳۰) تو انہوں نے حیرت سے کہا ”کیا آپ زمین میں کسی ایسے کو مقرر کرنے والے ہیں ٗ جو اس کے انتظام کو بگاڑ دے گا اور خونریزیاں کرے گا؟ آپ کی حمد وثنا کے ساتھ تسبیح اور آپ کیلئے تقدیس تو ہم کر ہی رہے ہیں“ (ایضاً)۔ اللہ رب العزت نے ان کے استفہام پر فرمایا ”میں جانتا ہوں جو کچھ تم نہیں جانتے“۔ اللہ رب العزت نے مٹی سے سب سے پہلے انسان حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا اور ان کو بہت سی چیزوں کے نام سکھائے اور فرشتوں کے ان شبہات کو رفع کرنے کیلئے جو انہوں نے تخلیق آدم کے حوالے سے کیے تھے ٗ فرمایا ”اگر تمہارا خیال صحیح ہے (کہ کسی خلیفہ کے تقرر سے انتظام بگڑ جائے گا) تو ذرا ان چیزوں کے نام بتاؤ“۔

قصص الانبیاء

فرشتے چونکہ صرف وہی کرتے اور جانتے تھے جس کی انھیں تعلیم دی جاتی تھی لہذا انھوں نے کہا نقص سے پاک تو آپ ہی کی ذات ہے، ہم تو بس اتنا ہی علم رکھتے ہیں، جتنا آپ نے ہم کو دے دیا ہے" (البقرہ: ۲۳)۔ اللہ رب العزت نے آدم علیہ السلام سے فرمایا کہ تم ان چیزوں کے نام بتاؤ، آدم علیہ السلام کے نام بتانے پر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا" میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کی وہ ساری حقیقتیں جانتا ہوں جو تم سے مخفی ہیں، جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو وہ بھی مجھے معلوم ہے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو، اسے بھی میں جانتا ہوں"۔

ابلیس کی نافرمانی اور چیلنج:

اللہ تعالیٰ نے تمام فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں۔ فرشتوں نے فوراً حکم کی تعمیل کی اور سجدے میں جھک گئے۔ سب نے اطاعت و تابعداری کا مظاہرہ کیا لیکن جنات کے گروہ سے تعلق رکھنے والا ایک جن جو دربار الٰہی میں اونچے مقام کا حامل تھا سجدے میں نہ جھکا۔ اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کی اور بغاوت کرتے ہوئے سجدے سے صاف انکار کر دیا۔ اللہ رب العزت نے فرمایا" تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے روکا جب کہ میں نے تجھ کو حکم دیا تھا ؟" (الاعراف: ۲۱)۔ ابلیس (لفظی معنی: انتہائی مایوس) نے ڈھٹائی سے کہا" میں اس سے بہتر ہوں، تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے" (الاعراف)۔ شیطان (لفظی معنی: سرکش و نافرمان) نے اپنے آپ پر آگ سے پیدا ہونے کی وجہ سے غرور کیا اور آدم علیہ السلام کو حقیر سمجھتے ہوئے کہا کہ آدم مٹی سے بنے ہیں اور میں ان کو کسی طرح سجدہ نہیں کر سکتا۔ بدبخت نے یہ نہ سوچا کہ مجھے تو صرف اپنے رب کا مطیع و فرمانبردار بننا ہے اور اس کے ہر حکم کے آگے سر تسلیم خم کرنا ہے۔ جس طرح وہ پہلے اپنے رب کی اطاعت کرتا تھا، اس معاملے میں بھی اسے اللہ کے حکم کو ماننا چاہیے تھا مگر اس کا غرور و تکبر آڑے آیا اور اس نے خود کو نافرمانوں کی فہرست میں شامل کروالیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی نافرمانی اور غرور خاک میں ملانے کیلئے اپنے غیض و غضب کا نشانہ بنایا اور اسے ذلیل قرار دیا اور حکم دیا کہ" نکل جا کہ در حقیقت تو ان لوگوں میں سے ہے جو خود اپنی ذلت چاہتے ہیں" (الاعراف: ۱۳)۔

قصص الانبیاء

نیز فرمایا" اور تیرے اوپر یوم الجزاء تک میری لعنت ہے" (ص: ۸۷)۔

اللہ تعالیٰ نے ابلیس لعین کو اپنے دربار سے نکال دیا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے لعنت کا مستحق ٹھرا۔ جو اللہ تعالیٰ سے بغاوت کرے گا اس کے ساتھ ایسا ہی سلوک ہوگا۔ غرور تکبر نے ابلیس کو بڑے مقام سے ذلت کے مقام کی طرف دھکیل دیا اور اپنے آپ کو اندھیروں میں دھکیل دیا نیتیجتاً خدا تعالیٰ کے عذاب کا مستحق ٹھہرا۔

ابلیس کا منصوبہ، انسان کی گمراہی:

شیطان اللہ تعالیٰ کے غضب کا مستحق تو بن گیا لیکن اس شریر نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ آدم علیہ السلام کی نسل کو گمراہ کرے گا۔ چنانچہ اس نے رب تعالیٰ سے کہا" اے میرے رب، یہ بات ہے تو پھر مجھے اس وقت تک کیلئے مہلت دے دے جب یہ لوگ دوبارہ اٹھائے جائیں گے" (ص: ۹۷)۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی درخواست قبول فرمائی اور مہلت دیتے ہوئے فرمایا" اچھا، تجھے اس روز تک کی مہلت ہے جس کا وقت مجھے معلوم ہے"۔ مہلت مل جانے پر ابلیس کہنے لگا" اچھا تو جس طرح تو نے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا ہے میں بھی اب تیری سیدھی راہ پر ان انسانوں کی گھات میں لگا رہوں گا، آگے اور پیچھے، دائیں اور بائیں، ہر طرف سے ان کو گھیروں گا اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا" (الاعراف: ۱۷)۔ یہ شیطان کی طرف سے ایک کھلا چیلنج تھا کہ میں تیری مخلوق کو برائی کے راستے پر چلاؤں گا۔ احمق سمجھ رہا تھا کہ مجھ سے جو نافرمانی ہوئی ہے، وہ اللہ ہی کی وجہ سے ہوئی کیونکہ اس نے ہی مجھے فتنے میں مبتلا کیا گویا وہ اپنی نافرمانی کو بھی اللہ تعالیٰ کے سر تھوم رہا تھا اور چاہتا تھا کہ اس کے نفس کے اندر جو چوری ہے اس پر پردہ ہی پڑا رہتا (تفہیم القرآن)۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی اس بے باکانہ جسارت پر انجام کار بتاتے ہوئے فرمایا" تو حق یہ ہے، اور میں حق ہی کہا کرتا ہوں، کہ میں جہنم کو تجھ سے اور ان سب لوگوں سے بھر دوں گا جو ان انسانوں میں سے تیری پیروی کریں گے" (سورۃ ص: ۵۸)۔

قصص الانبیاء

اللہ رب العزت نے صاف صاف اس کے دردناک انجام کی خبر دے دی کہ جو برائی کے افعال تو، تیری ذریت اور تیرے پیروی کرنے والے انسان کریں گے، ان سب کا ٹھکانہ جہنم کی دھکتی آگ ہوگی۔ کیونکہ خدا کے نافرمان رحمت الٰہی کے مستحق ہرگز نہیں۔ خالق کی نافرمانی میں ہلاکت و بربادی ہے اور جب مخلوق خالق ہی کی اطاعت نہ کرے تو اس سے زیادہ ظالم اور بے عقل کوئی نہیں۔

ابلیس کے دربار خداوندی سے دھتکار دیے جانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی رفاقت کیلئے حضرت حوا علیہا السلام کو پیدا فرمایا جو سب سے پہلی عورت تھیں۔ دونوں کو جنت میں رہنے کی اجازت مرحمت فرمائی گئی۔ ارشاد باری ہوا "تم اور تمہاری بیوی، دونوں جنت میں رہو اور یہاں بفراغت جو چاہو کھاؤ، مگر اُس درخت کا رخ نہ کرنا، ورنہ ظالموں میں شمار ہو گے" (البقرہ: ۳۵)۔ ابلیس لعین اپنے طے شدہ منصوبے کے مطابق ان کے پاس خیر خواہ بن کر آیا اور ان کو بہکانے لگا کہ "تمہارے رب نے تمہیں جو اس درخت سے روکا ہے اس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ کہیں تم فرشتے نہ بن جاؤ، یا تمہیں ہمیشگی کی زندگی حاصل نہ ہو جائے" (الاعراف: ۲۰) اپنی بات کا یقین دلانے کیلئے "اس نے قسم کھا کر ان سے کہا کہ میں تمہارا سچا خیر خواہ ہوں" (الاعراف: ۲۱)۔

اس کے اس بہلاوے سے آدم و حوا علیہما السلام اس کے جال میں آ گئے اور انھوں نے اس شجر ممنوعہ کا پھل بھولے سے کھا لیا۔ درخت کا پھل کھاتے ہی دونوں کے ستر کھل گئے اور وہ پتوں سے اپنے جسموں کو ڈھانکنے لگے (الاعراف)، اسی وقت اللہ رب العزت کی ندا آئی "کیا میں نے تمہیں اس درخت سے روکا نہ تھا اور نہ کہا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے؟" (الاعراف: ۲۲)۔ رب کریم کے اس عتاب سے آدم و حوا بہت پشیمان ہوئے لیکن ابلیس کی طرح نافرمانی کرنے کی بجائے رب تعالیٰ سے معافی کے طلبگار ہوئے۔ آدم و حوا علیہما السلام نے رب تعالیٰ سے التجا کہ "اے رب، ہم نے اپنے اوپر ستم کیا، اب اگر تو نے ہم سے درگزر نہ فرمایا اور رحم نہ کیا تو یقیناً ہم تباہ ہو جائیں گے" (الاعراف: ۲۳)۔

قصص الانبیاء

اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمالی کیونکہ وہ ذات بہت ہی رحم والی اور مہربان ہے۔ جو بھی اپنے کاموں پر شرمندہ ہو کر اس سے سچے دل سے معافی مانگے وہ اسے ضرور معاف کرتا ہے اور اسے اپنی رحمتوں اور انعام سے نوازتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تینوں (آدمؑ وحواؑ اور ابلیس) کو زمین پر بھیج دیا اور فرمایا کہ "تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمہیں ایک خاص وقت تک زمین میں ٹھہرنا اور وہیں گزر بسر کرنا ہے" (البقرہ: ۳۶)۔ آدم وحواؑ کو زمین پر بھیجنا بطور سزا نہیں تھا بلکہ یہ منشائے الٰہی کے عین مطابق تھا کیونکہ آدمؑ کی تخلیق کا مقصد ہی زمین پر اپنا نائب بنانا تھا۔ آدم علیہ السلام کو نبوت کے منصب پر سرفراز فرمایا گیا تاکہ وہ اپنی نسل کو ہدایت کے راستے کی طرف رہنمائی کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "جو لوگ میری اس ہدایت کی پیروی کریں گے، ان کیلئے کسی خوف اور رنج کا موقع نہ ہوگا اور جو اس کو قبول کرنے سے انکار کریں گے اور ہماری آیات کو جھٹلائیں گے، وہ آگ میں جانے والے لوگ ہیں، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے" (البقرہ: ۳۹)۔ یہ اللہ تعالیٰ کا اٹل اور حتمی فیصلہ ہے جو اشرف المخلوقات یعنی حضرت انسان کو بتایا گیا ہے۔ انسان کو راستہ بتا دیا گیا ہے، اسکے ذمے راستہ تلاش کرنا نہیں لگایا گیا۔ وہ حاکم کی حیثیت میں نہیں بندہ اور نائب کی حیثیت سے پیدا کیا گیا ہے۔ اس کیلئے لازم ہے کہ وہ انکی پیروی کرے جن کو اللہ نے اسکی رہنمائی کیلئے منتخب فرمایا ہے۔

(جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ) شیطان کا روز اول سے ہی یہ منصوبہ ہے کہ وہ انسان کو خدا تعالیٰ کی راہ سے ہٹائے اور اسے رب تعالیٰ کی نافرمانی اور معصیت پر آمادہ کرے۔ کیونکہ وہ خود بھی نافرمان نکلا تھا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "ابلیس نے اپنی بڑائی کا گھمنڈ کیا اور وہ کافروں میں سے ہوگیا" (ص: ۷۴)۔ اس کے انکار کی وجہ "تکبر" اور "گھمنڈ" تھا اور وہ خود کو بالاتر ذات سمجھنے لگا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو شیطان کے مکروفریب سے آگاہ کرتے ہوئے کئی جگہ ارشاد فرمایا ہے:

"شیطان کے بتائے ہوئے راستوں پر نہ چلو۔ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے" (البقرہ: ۱۶۸) (آیت: ۲۰۸ ایضاً)

"کھاؤ ان چیزوں میں سے جو اللہ نے تمہیں بخشی ہیں اور شیطان کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے" (الانعام: ۱۴۲)

قصص الانبیاء

"سچ یہ ہے کہ شیطان جس کا رفیق ہوا اسے بہت ہی بری رفاقت میسر آئی" (النساء: ۸۳)

"اس شیطان کو جس نے اللہ کے بجائے اپنا ولی و سرپرست بنالیا وہ صریح نقصان میں پڑ گیا۔ وہ ان لوگوں سے وعدے کرتا ہے، اور انھیں امیدیں دلاتا ہے، مگر شیطان کے سارے وعدے بجز فریب کے اور کچھ نہیں ہیں" (النساء: ۹۱۱، ۰۲۱)

"شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے اور تمہیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے" (المائدہ: ۱۹(

"اگر تم نے ان (شیاطین) کی اطاعت قبول کر لی تو یقیناً تم مشرک ہو" (الانعام: ۱۲۱(

"اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے" (بنی اسرائیل: ۷۲)

"حقیقت یہ ہے کہ شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے" (یوسف: ۵)

"اب کیا تم مجھے چھوڑ کر اس کو اور اس کی ذریت کو اپنا سرپرست بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں؟" (الکھف: ۵۰)

"شیطان تو رحمان کا نافرمان ہے" (مریم؛ ۴۴)

"شیطان انسان کے حق میں بڑا ہی بے وفا نکلا" (الفرقان: ۹۲)

"وہ تو اپنے پیرووں کو اپنی راہ پر اس لیے بلا رہا ہے کہ وہ دوزخیوں میں شامل ہو جائیں" (فاطر: ۶)

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو! اس کی پیروی کوئی کرے گا تو وہ اسے فحش اور بدی ہی کا حکم دے گا" (النور: ۱۲)

یہ کلام الٰہی کی چند آیات ہیں جن میں شیطان کا اصل چہرہ بے نقاب کی گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ وہ بنی نوع انسان کو ہمیشہ برائی، نافرمانی، حرام کاموں اور حدود اللہ کو توڑنے ہی کی ترغیب دیتا ہے۔ چونکہ شیطان کا فیصلہ ہو چکا ہے کہ اس نے ضرور ضرور جہنم میں جانا ہے لہٰذا اس کی کوشش ہے کہ زیادہ سے زیادہ انسانوں کو خدا کی راہ سے ہٹائے۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے" پہلے وہ انسان سے کہتا ہے کہ کفر کر اور جب انسان کفر کر بیٹھتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں تجھ سے بری الذمہ ہوں" (الحشر: ۶۱)

قصص الانبیاء

قیامت کے دن وہ خود اقرار کرے گا کہ ”حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے جو وعدے تم سے کیے تھے وہ سب سچے تھے اور میں نے جتنے وعدے کیے تھے ان میں سے کوئی بھی پورا نہ کیا۔ میرا تم پر کوئی زور تو تھا نہیں، میں نے اس کے سوا کچھ نہیں کیا کہ اپنے راستے کی طرف تمہیں دعوت دی اور تم نے میری دعوت پر لبیک کہا“ اور اپنے انسان پیرووں سے کہے گا کہ ”اب مجھے ملامت نہ کرو، اپنے آپ ہی کو ملامت کرو، یہاں نہ میں تمہاری فریادرسی کرسکتا ہوں اور نہ تم میری“ (ابراہیم: ۲۰ تا ۲۲)۔ اہل ایمان کو چاہیے کہ وہ شیطان کی پیروی کی بجائے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کریں کیونکہ ”اسے ان لوگوں پر تسلط حاصل نہیں ہوتا جو ایمان لاتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں، اس کا زور تو انھی لوگوں پر چلتا ہے جو اس کو اپنا سرپرست بناتے ہیں اور اس کے بہکانے سے شرک کرتے ہیں“ (النحل: ۹۹، ۰۰۱)۔ اسی لیے پروردگار نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ”اگر تم شیطان کی طرف سے کوئی اکساہٹ محسوس کرو تو اللہ کی پناہ مانگ لو“ (حم السجدہ: ۶۳) نیز فرمایا ”اور دعا کرو کہ پروردگار میں شیاطین کی اکساہٹوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں، بلکہ اے میرے ربّ میں تو اس سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں“ (المومنون: ۹۷، ۸۹)۔ اللہ رب العزت نے خود انسان کو اس کے ازلی دشمن کے ارادوں سے آگاہ فرما دیا اور اس کے شر سے بچنے کیلئے بھی راستہ بتادیا کہ ہمیشہ اللہ رب العزت سے اس کے شر سے پناہ مانگی جائے اور اللہ رب العزت کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے اسی پر بھروسہ کیا جائے۔ کیونکہ اللہ رب العزت ہی اپنی مخلوق کا سچا خیر خواہ ہے، وہ ظالم نہیں کہ خوامخواہ اپنی مخلوق کو جہنم کا ایندھن بنائے۔

تحریر: کفایت ہاشمی
انتخاب: ماسٹر مائنڈ

ربیع الاول کا پیغام

بارہ ربیع الاول کو آنے والے محسنِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسانوں کے لیے جو دستورِ زندگی دیا وہ صرف دستور کی حد تک نہیں بلکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ایک حکم پر عملی طور پر عمل فرما کر، دستورِ حیات کو نافذ کر کے دکھا دیا۔ حتی کہ یہ اعلان کر دیا گیا کہ جو کوئی اس دستور کا عملی نمونہ دیکھنا چاہے وہ مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت میں دیکھ لے اور اس کی روشنی میں اپنی زندگی گزارے۔ ارشاد باری ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيرًا (ترجمہ: بے شک تمھاری رہنمائی کے لئے اللہ کے رسول (کی زندگی) میں بہترین نمونہ (مثال) ہے۔ یہ نمونہ اس کے لئے جو اللہ سے ملنے کی اور قیامت کے آنے کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔

[القرآن، الاحزاب ۲۱ / ۳۲]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی تمھارے لئے ہر موڑ پر رہنمائی ہے اور ہر مرحلہ پر عمل کرنا اور ان کی تعلیمات پر کاربند ہونا اور تمھارے لئے رسول کی زندگی ہی نمونہ عمل ہے۔ اسی لئے اللہ نے اپنی مخلوق پر صرف قرآن نازل کرنے پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ اس کی تبلیغ کرنے کے لئے اپنے محبوب کو منتخب فرمایا تا کہ وہ ارشاد خداوندی پر خود عمل کر کے دکھائیں، ان پر ایمان لانے والے بھی ان کی زندگی کو نمونہ مان کر عمل پیرا ہوں۔

اس وقت دنیا جن حالات سے گزر رہی ہے اور انسانی آبادی ساری ترقیوں اور سہولتوں کے باوجود جن خطرات میں گھری ہوئی ہے، ظلم و زیادتی کی جو گرم بازاری ہے اور انسانی خون پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے، مصر، عراق، ایران، پاکستان، افغانستان وغیرہ وغیرہ میں خون کی ارزانی ہے اس کا علاج اگر کہیں مل سکتا ہے تو اسی پیغامِ محمدی کے دستور حیات میں ہے۔

ربیع الاول کا پیغام

ربیع الاول اسلامی سال کا تیسرا مہینہ ہے۔ تاریخ انسانی میں یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیا میں تشریف لائے۔ آپ کے ذاتی نام احمد اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں۔ صفاتی نام بہت سے ہیں۔ مشہور نام ۹۹ ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔ مصطفیٰ مجتبیٰ، حامد، محمود، قاسم، صادق، امین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آپ نے فرمایا، میں سید الاولین والآخرین اور خاتم النبیین ہوں۔ اسی لئے آپ کا لقب سید المرسلین، افضل الانبیاء اور خاتم الانبیاء ہے ۔ ۵۷۱ء، بروز پیر بوقت صبح آپ مکہ میں پیدا ہوئے۔ بھولی بھٹکی ہوئی انسانیت کے لئے فلاح کی راہ دکھانے والا دستورِ زندگی لے کر آپ تشریف لائے جو ہر قوم و ہر ملک کے لوگوں کے لئے نسخۂ اکسیر ہے۔ اس دستورِ حیات میں نہ کالے گورے کا فرق رکھا گیا نہ عربی و عجمی کا، نہ امیر و غریب کا نہ بادشاہ و فقیر کا۔ کرۂ زمین پر جہاں کہیں بھی انسانی آبادی پائی جاتی ہے یہ دستورِ حیات سب کی رہنمائی کرتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع میں واضح الفاظ میں یہ اعلان فرمایا: اے لوگو! خبردار ہو جاؤ کہ تمھارا رب ایک ہے اور بے شک تمھارا باپ (حضرت آدم علیہ السلام) ایک ہے۔ کسی عرب کو غیر عرب پر اور کسی غیر عرب کو عرب پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ کسی سفید فام کو سیاہ فام پر اور نہ سیاہ فام کو سفید فام پر فضیلت حاصل ہے سوائے تقویٰ کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزید ارشاد فرمایا: اَلنَّاسُ کُلُّھُم بَنُوْ آدَمَ وآدَمُ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ (تمام انسان آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں) [احمد بن حنبل، المسند جلد ۵، صفحہ ۴۱۱، حدیث نمبر ۲۳۵۳۶، کنز العمال، جلد ۵ صفحہ ۲۹، حدیث نمبر ۱۲۳۵۴]

اس طرح اسلام نے تمام قسم کے امتیازات اور ذات پات، رنگ، نسل جنس، زبان، حسب و نسب اور مال و دولت پر مبنی تعصّبات کو جڑ سے اکھاڑ دیا اور تاریخ میں پہلی بار تمام انسانوں کو ایک دوسرے کے برابر قرار دیا۔ انسانی مساوات کی اس سے بڑی مثال اور کیا ہو سکتی ہے کہ دنیا کے مختلف ملکوں، نسلوں اور زبانوں سے تعلق رکھنے والے ہر سال مکۃ المکرمہ میں ایک ہی لباس میں ملبوس حج ادا کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اسی دستورِ حیات میں عزت و شرف کا معیار امیر و غریب، قوم و قبیلہ کو نہیں بلکہ حسنِ کردار (اخلاق) کو بتایا گیا ہے۔

ربیع الاول کا پیغام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ (ترجمہ: اے لوگو! ہم نے تمھیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمھیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو، بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔ القرآن، الحجرات ۱۳/ ۴۹)

اہم بات یہ ہے کہ پیدائشی لحاظ سے تمام انسان یکساں ہیں۔ انعاماتِ الٰہیہ سے سب انسان نوازے گئے مگر ان کا صحیح اور برمحل استعمال کر کے خدا کا خوف تقویٰ حاصل کرنے والا انجام کار میں سب سے بہتر و افضل ہے۔

مولائے کائنات علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''شکل و صورت کے لحاظ سے سب انسان برابر ہیں، آدم علیہ السلام ان سب کے باپ اور حوّا سب کی ماں ہیں۔'' اسی تخلیقی برابری کے باعث آدم و حوّا کی سب اولاد آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ الگ الگ قومیں اور جدا جدا خاندانوں اور قبیلوں کا مصرف یہ ہے کہ انسانوں کو باہمی تعارف میں آسانی ہو اور ملنے جلنے میں سہولت ہو۔ قبیلے اور قوموں کے ذریعہ فخر و مباہات یا کسی کی تحقیر و تذلیل ہرگز نہیں ہونی چاہیے۔ اسلام نے بھید بھاؤ کی خاردار جھاڑیوں کو کاٹ کر پھینک دیا ہے۔ لیکن آج ترقی یافتہ کہلانے کے باوجود ساری دنیا خاص کر مغربی ممالک میں یہ عصبیت مضبوط سے مضبوط تر ہوتی جا رہی ہے۔ طاقتور ممالک غریب اور مفلس علاقوں کو آج تک اسی طرح ظلم و ستم کا نشانہ بناتے ہیں جس طرح بڑی مچھلی چھوٹی کو لقمہ تر سمجھ کر ہڑپ کر جاتی ہے۔ جس طرح امریکہ کی سرزمین پر انسانوں کے جسم میں خون ہے اور وہاں کے انسان قابلِ قدر ہیں۔ بالکل اسی طرح باقی دنیا فلسطین، ویتنام، افغانستان، مصر، لیبیا، افریقی ممالک وغیرہ کے انسان بھی قابلِ عزت ہیں۔

بارہ ربیع الاوّل کو پیدا ہونے والے محسنِ کائنات کا پیغام ماننا ہی دنیا کی ساری قوموں کے لئے نسخہ کیمیا ہے۔ بھٹکے ہوئے انسانوں کے لئے اسی پیغام میں جو سب کے لئے ہے سب جگہ کے لئے ہے، راحت ہے۔ اس میں مرد و عورت، بوڑھے، جوان، کنبہ و خاندان، حاکم و محکوم سبھی کے لئے آرام و راحت اور سکون و اطمینان کا سامان ہے۔ اور اس کا عملی نمونہ بھی خلافت راشدہ کے زمانے میں پورے ۳۶ سال تک دنیا دیکھ چکی ہے اور اس کا میٹھا پھل بھی کھا چکی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عطا کردہ تعلیم سے نسلی و قبائلی برتری کے تمام بت پاش پاش ہو گئے۔ یہ مساواتِ اسلامی زندگی کے ہر گوشے میں نظر آتی ہے۔ بارہ ربیع الاوّل کو آنے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسانوں کے لئے جو دستورِ حیات دیا وہ صرف دستور کی حد تک نہیں رہا بلکہ اللہ کے رسول نے اس کے ایک ایک حکم پر عمل کر کے، نافذ کر کے دکھا دیا اور حکم دیا کہ اسوۂ رسول پر چل کر زندگی گزارو۔

تحریر: حافظ ہاشم
انتخاب: فیصل اسلم

معصوم فرشتے کا دکھ

بازار میں موجود لوگوں کے رنگین ملبوسات قوس قزح کا رنگ بکھیر رہے تھے۔ دوکانوں اور گاہکوں کی آمدرفت نے ان رنگوں میں مزید اضافہ کر دیا۔ آدم کے ہجوم کی سرگوشیاں، ریڑھی والوں کی آوازیں، گاہکوں اور دکانداروں کی بحث ٹولیوں کی صورت میں مٹر گشتی کرتے ہوئے نوجوانوں کے قہقہوں کی گونج اور شور پیدا کرنے والے بے تکے ہارن کی آوازیں غربت زدہ آواز کو روندتی ہوئیں بازار کی آب و ہوا میں گھل کر آسمان میں گم ہوگئیں۔ لکڑی کے بانس پر مختلف رنگوں کے کئی غباری کھلونے دھاگے سے پیوند تھے جس دس سالہ بچہ ہاتھ میں پکڑے پانچ پانچ روپے کی آواز لگا کر غبارے بیچ رہا ہے۔ گول سانولے چہرے میں دھنسی ہوئیں موٹی موٹی سفید آنکھیں، بال قدرے چھوٹے اور کلیجی رنگ کی بوسیدہ قمیض جو شلوار سے بھی کئی درجے بھدی معلوم ہوتی تھی۔ پیروں میں پرانی جوتی جو مختلف جگہوں سے آدھی گھس چکی تھی۔ گویا غربت پورے وجود سے سورج کی روشنی کی طرح نمایاں تھی۔ صبح سے شام تک پانچ پانچ روپے کی غباری کھلونے بیچ کر وہ معصوم فرشتہ اپنے گھر لوٹ جاتا۔

پچھلے ہفتے جب تمام غباری کھلونے بک چکے تو بازار کی ایک دکان کے شوکیس میں لگے مختلف قسم کے کھلونوں نے اسے اپنی طرف مکمل طور پر مائل کر لیا۔ کچھ دیر وہ چمکتی نظروں سے انہیں دیکھنے لگا۔ شوکیس میں ترتیب لگے ہوئے مختلف کھلونوں کے ساتھ پڑی ہوئی چھوٹی سی گاڑی اس کی آنکھوں میں رقص کر رہی تھی۔ گاڑی کے ساتھ لگے ہوئے ٹیگ پر لکھی ہوئی قیمت پڑھ کر وہ گھر کو روانہ ہوگیا۔ ایک ہفتہ پیسے جمع ہوتے رہے اور اس دوران وہ تمام غباری کھلونے بیچ کر اس دکان کا چکر ضرور لگاتا اور کھلونے شوکیس میں دیکھ کر دل میں خوشی کی کئی لہریں رقص کرتیں۔ کھلونے بچ جانے کا خوف تسکین میں بدل جاتا اور گول سانولے چہرے میں دھنسی ہوئیں سفید آنکھیں خوشی سے چمکنے لگتیں۔ ایک ہفتے کے بعد گلو توڑا اور تمام سکوں کو اکٹھا کر کے گنا۔

معصوم فرشتے کا دکھ

آج خواہشوں کی تکمیل کا دن تھا سب سے بڑی فتح کا دن۔ معمول کے مطابق غبارے اور کھلونے بیچنے کے بعد وہ بازار کو ہولیا۔ شام تک پھر پھرا کر آخری دو کھلونے بچ گئے جن کا کوئی گاہک نہ لگا۔ سوچ بچار کے بعد وہ کھلونوں کی دکان میں داخل ہوا قمیض کی دائیں جیب سے تمام سکے نکال کر کاؤنٹر پر رکھے اور اس گاڑی کی طرف اشارہ کیا۔ دکاندار کے مطابق پانچ روپے کم تھے۔ معصوم فرشتے نے ایک غباری کھلونا دھاگے سے توڑ کر دکاندار کے آگے رکھ دیا۔ دکاندار نے نفی میں سر ہلایا "نہیں،،،،،، پانچ روپے لاؤ گے تو کھلونا ملے گا" باہر نکلتے ہی اسکی نظر چوک میں چھوٹی سی بچی پر پڑی جو دائیں ہاتھ سے اپنی ماں کی قمیض کھینچتے ہوئے بائیں ہاتھ سے غباری کھلنے کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔ معصوم فرشتے کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ وہ ان کی طرف لپکا بچی کو غباری کھلونا تھما کر پانچ روپے کا سکہ وصول کیا اور کھلونوں کی دکان کا رخ کیا۔ دکان کے قریب پہنچتے ہی وہ ہڑبڑاہٹ میں بھاگتا ہوا شوروم کی طرف بڑھا۔ ایک بچہ بھاگتا ہوا اس سے ٹکرایا اور ہاتھ میں وہ گاڑی لئے گھوں گھوں کرتا ہوا اپنی ماں سمیت اس کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ بانس زمین پر گر گیا اور آخری غبارہ زمین سے ٹکراتے ہی پھٹ گیا۔ بڑی دیر تک وہ شوروم کو تکتا رہا۔ اسکا وجود لکڑی کی طرح بے جان ہو چکا تھا۔ سانولے چہرے میں دھنسی ہوئیں سفید آنکھوں سے مسلسل بہتے ہوئے اشک دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھے ہوئے پانچ روپے کے سکے کو گیلا کر رہے تھے۔

انتخاب: بنت مسرور

قائد ڈے اسپیشل

اسی سال بعد

یہ بنیادی طور پر تین خاندانوں کا قصہ ہے‘ پہلا خاندان واڈیا فیملی تھی‘ خاندان کی بنیاد پارسی تاجر لوجی نصیروان جی واڈیا نے بھارت کے شہر سورت میں رکھی‘ فرنچ ایسٹ انڈیا اور برٹش ایسٹ انڈیا میں جنگ ہو چکی تھی‘ برطانوی تاجر فرانسیسی تاجروں کو پسپا کر چکے تھے‘ پلاسی کی جنگ بھی ختم ہو چکی تھی اور میسور میں ٹیپو سلطان بھی ہار چکے تھے‘ ایسٹ انڈیا کمپنی کو اب مغل سلطنت پر قبضے کے لئے برطانیہ سے مضبوط رابطے چاہیے تھے‘ یہ رابطے بحری جہازوں کے بغیر ممکن نہیں تھے‘ لوجی واڈیا لوہے کے کاروبار سے وابستہ تھے‘ وہ انگریزوں کی ضرورت کو بھانپ گئے چنانچہ انہوں نے 1736ء میں ہندوستان میں پہلی شپنگ کمپنی کی بنیاد رکھ دی‘ وہ سورت سے ممبئی منتقل ہوئے‘ بحری جہاز بنانے کا کارخانہ لگایا‘ ممبئی پورٹ بنائی اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے ساتھ طاقتور تجارتی دھاگے میں پرو گئے‘ انگریز بعدازاں واڈیا گروپ سے بحری جنگی جہاز بھی بنوانے لگے‘ واڈیا گروپ نے 1810ء میں ایچ ایم ایس مینڈن کے نام سے دنیا کا دوسرا بڑا بحری جہاز بنایا‘ امریکا نے 1812ء میں اس جہاز پر اپنا قومی ترانہ لکھا‘ یہ دنیا میں بحری جہاز پر لکھا جانے والا پہلا امریکی ترانہ تھا‘ واڈیا فیملی کے اردشیر کاؤس جی 1849ء میں امریکا گئے‘ یہ امریکی سرزمین پر قدم رکھنے والے پہلے پارسی تھے‘ یہ لوگ 1840ء تک سو سے زائد بحری جنگی جہاز بنا چکے تھے‘ یہ پوری دنیا میں اپنا تجارتی نیٹ ورک بھی پھیلا چکے تھے اور یہ دنیا میں جہاز رانی میں پہلے نمبر پر بھی آ چکے تھے‘ واڈیا فیملی بعدازاں کپڑا سازی‘ فلم‘ تعلیم اور میڈیا کے شعبوں میں بھی آ گئی‘ لوجی واڈیا کے پوتے نوروجی واڈیا نے پونا میں پہلا پرائیویٹ کالج بنایا‘ واڈیا فیملی نے 1933ء میں ممبئی میں سٹوڈیوز اور فلم سازی کی کمپنیاں بنائیں‘ جے بی ایچ واڈیا اور ہومی واڈیا فلمیں بنانے لگے اور یہ اب فیشن میگزین بھی چلاتے ہیں‘ فیشن چینلز بھی اور ”گو ایئر“ کے نام سے ایئر لائین بھی‘ یہ بھارت میں اس وقت بھی بڑا کاروباری نام ہیں۔ پٹیٹ بھارت کا دوسرا تجارتی خاندان تھا‘ یہ لوگ کپڑے کی صنعت سے وابستہ تھے‘ سر ڈنشا مانک جی پٹیٹ نے ہندوستان میں پہلی کاٹن مل لگائی تھی‘ یہ ملکہ سے نائیٹ کا خطاب حاصل کرنے والے پہلے ہندوستانی بھی تھے‘ سر ڈنشا پٹیٹ کی شادی ہندوستان کے پہلے ارب پتی رتن ٹاٹا کی بیٹی سائیلا ٹاٹا سے ہوئی تھی‘ سائیلا ٹاٹا کی والدہ فرنچ تھیں‘ ان کا نام سوزانا تھا‘

قائد ڈے اسپیشل

وہ ہندوستان میں گاڑی چلانے والی پہلی خاتون تھی، جہانگیر ٹاٹا سائیلا کے بھائی تھے، یہ ٹاٹا گروپ کے چیئرمین تھے، سرڈنشا مانک جی پٹیٹ اور سائیلا ٹاٹا کے ہاں 1900ء میں ایک نہایت خوبصورت بچی پیدا ہوئی، بچی کا نام رتی بائی پٹیٹ رکھا گیا، سرڈنشا پٹیٹ نے بچی کو اپنے نوجوان دوست محمد علی جناح سے گھٹی دلائی، محمد علی جناح اس وقت ممبئی کے نامور وکیل تھے، وہ ذہین ترین شخص کہلاتے تھے، سرڈنشا پٹیٹ چاہتے تھے ان کی بیٹی محمد علی جناح کی طرح ذہن ثابت ہو،

سرڈنشا پٹیٹ کی یہ خواہش بعدازاں پوری ہوئی لیکن کس طرح یہ ہم آپ کو تیسرے خاندان کے تعارف کے بعد بتائیں گے۔ بھارت کا تیسرا خاندان جناح کہلاتا ہے، خاندان کے بانی پریم جی بھائی تھے، یہ گجرات کاٹھیاواڑ کے رہنے والے تھے، وہ مذہباً ہندو تھے، انہوں نے اسلام قبول کیا، کھوجہ شیعہ بنے اور تجارت شروع کر دی، کراچی اس زمانے میں چھوٹا سا ساحلی قصبہ تھا، یہ مچھیروں تک محدود تھا، یہ شہر 1870ء میں اچانک اہمیت اختیار کر گیا، کیوں؟ وجہ بہت دلچسپ تھی، انگریز نے 1859ء میں مصر میں نہر سویز کھودنا شروع کی، یہ نہر دس سال بعد 1869ء میں مکمل ہوئی، نہر سویز نے میڈیٹرین سی (بحیرہ روم) کو ریڈ سی (بحیرہ احمر) کے ساتھ ملا دیا، بحری جہازوں کا فاصلہ سات ہزار کلومیٹر کم ہو گیا، نہر سویز سے قبل ممبئی ہندوستان کی واحد بندرگاہ تھی، نہر کی وجہ سے یورپ اور ہندوستان کے درمیان تجارت میں تین گناہ اضافہ ہو گیا، ممبئی پورٹ یہ بوجھ برداشت نہیں کر پا رہی تھی، انگریز کو نئی بندرگاہ کی ضرورت پڑ گئی،

کراچی قدرتی بندرگاہ تھا چنانچہ انگریز نے یہاں بندرگاہ بنانا شروع کر دی، یہ بندرگاہ ہندوستان کے دوسرے درجے کے ہزاروں تاجروں کو کراچی کھینچ لائی، ان تاجروں میں جناح پونجا بھی شامل تھے، یہ 1875ء میں کراچی آئے اور ان کے ہاں 1876ء میں محمد علی پیدا ہوئے، یہ والد کی مناسبت سے محمد علی جناح کہلانے لگے، جناح پونجا کامیاب تاجر تھے، یہ اپنا مال بحری جہازوں کے ذریعے یورپ بھجواتے تھے، آپ اب صورتحال ملاحظہ کیجئے، جناح پونجا تاجر ہیں، یہ چمڑا اور سوتی کپڑا ایکسپورٹ کرتے ہیں۔

قائد ڈے اسپیشل

سوتی کپڑا پٹیٹ فیملی کی ملوں میں بنتا ہے‘ چمڑا پٹیٹ فیملی کے سسرالی ٹاٹا فیملی کی ٹینریز میں رنگا جاتا ہے اور یہ مال واڈیا فیملی کے جہازوں پر یورپ جاتا ہے یوں قدرت نے تینوں (چاروں) خاندانوں کے درمیان ایک دلچسپ تعلق پیدا کر دیا۔ ہم اب ان تمام خاندانوں کی کنجی محمد علی جناح کی طرف آتے ہیں‘ قائداعظم 1896ء میں وکیل بن کر ممبئی آئے اور شہر کی سماجی زندگی میں تہلکہ مچا دیا‘ یہ انگریزوں سے بہتر انگریزی بولتے تھے‘ ان کے پاس 200 نہایت قیمتی سوٹ تھے۔

یہ روز نیا سوٹ پہنتے تھے‘ ان کی شخصیت میں دل آویزی اور کشش بھی تھی‘ پریکٹس بھی بہت اچھی تھی اور سوشل نیٹ ورکنگ بھی کمال تھی‘ انگریز افسر انہیں بہت پسند کرتے تھے چنانچہ یہ اس زمانے میں پٹیٹ‘ ٹاٹا اور واڈیا تینوں خاندانوں کے لئے ہاٹ کیک بن گئے‘ سرڈنشا پٹیٹ کے ہاں 1900ء میں رتی بائی پٹیٹ پیدا ہوئیں‘ یہ ”مسٹر جناح‘ مسٹر جناح“ کی آوازوں میں بڑی ہوئیں اور جوانی میں ان کی محبت کی اسیر ہو گئیں‘ رتی بائی نے 1918ء میں اسلام قبول کیا‘ یہ رتی سے مریم جناح بنیں اور نئی زندگی شروع کر دی۔

سرڈنشا پٹیٹ نے بیٹی کو عاق کر دیا‘ ان سے پٹیٹ کا ٹائٹل تک لے لیا گیا‘ قائداعظم اور مریم اس زمانے میں ہندوستان کا خوبصورت اور ذہین ترین جوڑا تھا‘ اللہ تعالیٰ نے دونوں کو 15 اگست 1919ء کو خوبصورت بیٹی دینا دی‘ دینا جناح لندن میں پیدا ہوئیں‘ ماں اور باپ تھیٹر دیکھ رہے تھے‘ ایمرجنسی ہوئی‘ یہ دونوں تھیٹر سے سیدھے ہسپتال پہنچے اور دینا دنیا میں تشریف لے آئیں‘ بیٹی ابھی بچی تھی کہ ماں باپ میں اختلافات ہو گئے‘ والدہ گھر سے ہوٹل شفٹ ہو گئیں یوں دینا کا بچپن اداسی اور تنہائی کا شکار ہو گیا۔

والدہ بیمار ہوئی اور 29 سال کی عمر میں انتقال کر گئیں‘ دینا کی عمر اس وقت دس سال تھی‘ والد کو بیوی کے غم اور سیاست نے نگل لیا‘ بچی کی پرورش کی ذمہ داری پھوپھی فاطمہ جناح پر آ گئی‘ وہ یہ ذمہ داری نبھاتی رہیں‘ دینا پارسی کمیونٹی کا حصہ تھیں‘ وہ ممبئی کے پارسی کلب میں بھی جاتی تھیں اور پارسی فیملیز سے بھی ملتی رہتی تھیں‘ یہ اس دوران واڈیا فیملی کے نوجوان نیولی واڈیا کی محبت میں گرفتار ہو گئیں‘ والد نے شادی سے روکا‘ یہ باز نہ آئیں‘ دینا نے 1938ء میں نیولی واڈیا سے شادی کر لی۔

قائد ڈے اسپیشل

قائداعظم نے بیٹی سے قطع تعلق کر لیا' نسلی واڈیا اور جمشید واڈیا دو بیٹے ہوئے' 1943ء میں طلاق ہو گئی لیکن طلاق کے باوجود باپ اور بیٹی میں فاصلہ رہا تاہم قائداعظم کے نواسے سرراہ اپنے نانا سے ملتے رہتے تھے' قائد ان سے بہت محبت سے پیش آتے تھے' آپ انہیں تحفے بھی دیتے تھے' تحفے عموماً تین ہوتے تھے' تیسرا تحفہ ہمیشہ بے نام ہوتا تھا' یہ ایک باپ کا اپنی واحد بیٹی کے نام بے نام تحفہ ہوتا تھا' ملک تقسیم ہو گیا' قائداعظم کراچی تشریف لے آئے اور دینا واڈیا ممبئی رہ گئیں۔ یہ بعدازاں امریکا شفٹ ہو گئیں' قائد بیمار ہوئے' 1948ء میں انتقال فرمایا' وزیراعظم خان لیاقت علی خان نے دینا کو اطلاع دی' خصوصی طیارہ ممبئی بھجوایا اور وہ والد کے آخری دیدار کے لئے پاکستان تشریف لے آئیں' وہ 2004ء میں دوسری اور آخری مرتبہ پاکستان تشریف لائیں' وہ شہریار خان کی درخواست پر میچ دیکھنے پاکستان آئی تھیں' ان کے صاحبزادے نسلی واڈیا اور دونوں پوتے نیس واڈیا اور جہانگیر واڈیا بھی ان کے ساتھ تھے' وہ اس وقت تک ہو بہو قائداعظم کی تصویر بن چکی تھیں۔

وہی ستواں ناک' وہی تیز گرم نظریں اور وہی تحمکانہ لہجہ' وہ آئیں تو لوگ بھول گئے وہ پارسی ہو چکی ہیں یا قائداعظم نے ان سے قطع تعلق کر لیا تھا' لوگ ان کے پیروں کی خاک اٹھا کر اپنے ماتھے پر لگاتے رہے' وہ لاہور میں علامہ اقبال کے داماد میاں صلاح الدین کی حویلی بھی گئیں' یوسف صلاح الدین کے ماتھے پر پیار کیا' یہ اس وقت چین سموکر تھے' حکم دیا" آپ فوراً سگریٹ چھوڑ دو" یوسف صلاح الدین نے اسی وقت سگریٹ پینا بند کر دیا' یہ پاکستان سے واپس امریکا چلی گئیں اور یہ دو نومبر 2017ء کو نیو یارک میں انتقال کر گئیں۔

والد اور بیٹی دونوں با اصول تھے' والد نے قطع تعلق کے بعد پوری زندگی بیٹی کی شکل نہیں دیکھی' بیٹی نے بھی مرنے تک والد کی وراثت سے حصہ نہیں مانگا' وہ صرف آخری عمر ممبئی میں قائداعظم کے گھر میں گزارنا چاہتی تھیں' عدالت میں کیس چل رہا تھا لیکن عدالت اور بھارتی حکومت دونوں کا دل چھوٹا نکلا۔ قائداعظم کی آخری نشانی دینا جناح ایک اداس اور ادھوری زندگی گزار کر دنیا سے رخصت ہو چکی ہیں' وہ چلی گئیں لیکن کیا ہم بھی انہیں یوں ہی جانے دیں گے؟

قائد ڈے اسپیشل

کیا قائداعظم کے اس ملک میں قائداعظم کی بیٹی کے لئے ایک قبر کی گنجائش بھی نہیں' کیا ہماری حکومت قائداعظم کے مزار میں قائداعظم کی صاحبزادی کی ایک قبر بھی نہیں بنا سکتی اور کیا ہم نیویارک سے ان کی باقیات لا کر انہیں یہاں کراچی میں دفن نہیں کر سکتے؟ شاید اسی سے 80 سال تک اپنے والد کے لئے تڑپتی' سسکتی اس بیٹی کو قرار آ جائے' شاید یہ 80 سال بعد اپنے والد سے مل لے' کیا قائداعظم کی قوم اپنے قائد کے لئے یہ بھی نہیں کر سکتی۔

دینا جناح ایونیو:

ہم کہانی کو مزید آگے بڑھاتے ہیں' دینا واڈیا کے دو صاحبزادے ہیں' نوسلی واڈیا اور جمشید واڈیا' نوسلی واڈیا خاندان کے بنیادی بزنس بمبئے ڈائینگ کے چیئرمین ہیں' یہ بھارت کے کامیاب ترین' امیر ترین اور بااثر ترین بزنس مین بھی ہیں' ان کے والدین میں 1943ء میں طلاق ہو گئی' نوسلی والدہ کے ساتھ رہے لیکن یہ اس قدر ٹیلنٹڈ تھے کہ خاندان انہیں گروپ کا چیئرمین بنانے پر مجبور ہو گیا' نوسلی واڈیا نے ایک ائیر ہوسٹس مارویں سے شادی کی' مارویں واڈیا گروپ کے فیشن میگزین کی ایڈیٹر بھی ہیں اور بھارت میں مس انڈیا کے مقابلے کی روح رواں بھی' نوسلی واڈیا کے دو صاحبزادے ہیں' نیس واڈیا اور جہانگیر واڈیا' نیس واڈیا بڑے ہیں' یہ 1972ء میں پیدا ہوئے' یہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں' یہ بمبئے برما ٹریڈنگ کارپوریشن کے سی ای او اور بمبئے ڈائینگ کے جوائنٹ مینجنگ ڈائریکٹر ہیں' یہ کاروبار میں زیادہ سنجیدہ نہیں ہیں چنانچہ والد نے انہیں مرکزی کاروبار میں شامل نہیں کیا' یہ بھارتی اداکارہ پریتی زنٹا کی زلفوں کے اسیر بھی رہے' یہ دونوں 2005ء سے 2009ء تک ریلیشن شپ میں رہے لیکن یہ دونوں اس وقت ایک دوسرے کو ناپسند کرتے ہیں' پریتی زنٹا نے ان کے خلاف ایف آئی آر تک لانچ کرا دی' نیس واڈیا نے 79 ملین ڈالر کی مالیت سے انڈین پریمیئر لیگ کی ایک ٹیم بھی خریدی' یہ ٹیم کنگز الیون پنجاب کہلاتی ہے' نوسلی واڈیا کے دوسرے صاحبزادے کا نام جہانگیر واڈیا ہے' یہ نیس واڈیا سے ایک سال چھوٹے ہیں' یہ اصلی کاروباری شخصیت ہیں' یہ واڈیا فیملی کی مدر کمپنی بمبئے ڈائینگ کے سربراہ بھی ہیں اور یہ "گو ائیر" کے نام سے بھارت میں ائیر لائین بھی چلا رہے ہیں۔

قائد ڈے اسپیشل

ان کی بیگم سلینا آسٹریلین ہیں‘ نوسلی واڈیا نے اپنا سارا کاروبار جہانگیر واڈیا پر چھوڑ رکھا ہے‘ یہ کاروبار بھی چلا رہے ہیں اور خاندان کو بھی‘ ان کے دو بچے ہیں۔ دینا واڈیا کے دوسرے صاحبزادے کا نام جمشید واڈیا ہے‘ یہ نوسلی واڈیا کے چھوٹے بھائی ہیں‘ یہ جم واڈیا کہلاتے ہیں‘ یہ خاندان میں سب سے زیادہ پڑھے لکھے‘ ذہین اور کامیاب شخص ہیں لیکن واڈیا فیملی انہیں ”اون“ نہیں کرتی‘ یہ واڈیا گروپ کے کسی پروفائل میں بھی شامل نہیں ہیں‘ آپ کو ان کے بارے میں معلومات نہیں ملتیں‘ خاندان بھی ان پر بات نہیں کرتا‘ یہ امریکا اور سوئٹزرلینڈ میں رہتے ہیں‘ یہ دنیا کی نامور کنسلٹنگ فرم آرتھر اینڈرسن کے دو بار ”سی ای او“ رہے‘ یہ 49 سال کی عمر میں فرم کے ”سی ای او“ بنے اور یہ فرم کی ہسٹری میں ریکارڈ تھا‘ یہ 2000ء میں دنیا کے 25 بڑے کنسلٹنٹس کی فہرست میں بھی شامل ہوئے، جم واڈیا نے 2000ء میں آرتھر اینڈرسن سے استعفیٰ دے دیا‘ یہ استعفیٰ دنیا بھر کے میڈیا کی خبر بنا‘ یہ بعدازاں دوبارہ فرم کے سی ای او بن گئے لیکن یہ اپنی تمام تر کامیابیوں کے باوجود واڈیا فیملی سے دور ہیں‘ دینا واڈیا بھی زندگی بھر اپنے دوسرے بیٹے سے فاصلے پر رہیں‘ یہ واڈیا فیملی کے کسی بزنس میں بھی شریک نہیں ہیں چنانچہ یہ ایک گم نام زندگی گزار رہے ہیں۔ یہ کہانی تین محبتوں کی ادھوری کہانی بھی ہے‘ پہلی کہانی میاں بیوی کی محبت پر مشتمل تھی‘ یہ قائداعظم محمد علی جناح اور رتی بائی پٹیٹ (مریم جناح) کی محبت تھی، رتی بائی کا پورا نام رتن بائی تھا‘ وہ یہ نام اپنے نانا رتن ٹاٹا سے لے کر آئی تھیں‘ وہ انتہائی حسین‘ پڑھی لکھی اور ذوق جمال سے مالا مال خاتون تھیں‘ ان کی پوری زندگی تین حصوں میں بٹی رہی‘ وہ نسلاً پارسی تھیں‘ وہ اٹھارہ سال پارسی اور 11 سال مسلمان رہیں‘ مذہب کی اس تقسیم نے ان کے وجود کو تقسیم کر دیا‘ دوسری تقسیم خاندان سے جدائی تھی‘ وہ والدین کی لاڈلی بیٹی تھی‘ والد ڈنشا پٹیٹ ان کے بغیر رہ سکتے تھے اور نہ وہ ان کے بغیر لیکن والدین نے شادی کے بعد انہیں عاق کر دیا، والد سے جدائی نے بھی انہیں اندر سے زخمی کر دیا اور ان کی زندگی کی تیسری تقسیم قائداعظم محمد علی جناح تھے‘ وہ سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک قائد کی محبت میں گرفتار تھیں‘ دونوں میں عمر کا فرق تھا‘ قائداعظم شادی کے وقت 42 سال کے میچور مرد تھے جبکہ وہ 18 سال کی شوخ نوجوان لڑکی۔

قائد ڈے اسپیشل

قائداعظم کا وژن کلیئر تھا، وہ پاکستان بنانا چاہتے تھے‘ وہ اس سلسلے میں ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار تھے‘ قائد ایک انتہائی مصروف شخص بھی تھے چنانچہ وہ انہیں زیادہ وقت نہ دے سکے‘ وقت کی اس کمی نے مریم جناح کو بیمار کر دیا اور یہ بیماری انہیں 29 سال میں دنیا سے لے گئی، قائداعظم کو لوگوں نے زندگی میں صرف ایک بار روتے دیکھا اور وہ مریم جناح کے انتقال کا موقع تھا‘ محبت کی یہ ادھوری کہانی خوفناک ٹریجڈی تھی‘ ہم پاکستان میں آج تک اس ٹریجڈی کو پینٹ نہیں کر سکے‘ اس پر کتابیں لکھی گئیں اور نہ ہی فلمیں بنیں چنانچہ قائد کی زندگی کا یہ پہلو عام لوگوں کی نظروں سے اوجھل رہا‘ محبت کی دوسری کہانی بیٹی کی باپ اور باپ کی بیٹی سے محبت تھی‘ دینا جناح اداسی‘ تنہائی اور والدین کی کشمکش میں پروان چڑھیں‘ وہ بچپن سے جوانی تک ماں‘ باپ‘ نانی اور پھوپھی کے درمیان گیند بنی رہیں، ماں سے والد کے پاس آئیں‘ والد سے پھوپھی کی نگرانی میں آئیں اور پھوپھی سے نانی کے پاس آتی جاتی رہیں‘ یہ آمدورفت انہیں سب سے دور لے گئی‘ وہ کسی کے ساتھ ”اٹیچ“ نہ رہ سکیں‘ شادی کی‘ والد سے لاتعلقی ہوگئی‘ پانچ سال بعد شادی بھی ختم ہوگئی‘ وہ 1938ء کے بعد کبھی اپنے والد سے نہیں ملیں لیکن اس دوری کے باوجود دونوں کو ایک دوسرے سے شدید محبت تھی‘ قائداعظم ممبئی سے شفٹ ہوتے وقت ہر وہ چیز پاکستان لے کر آئے جو انہوں نے دینا جناح کی خواہش پر خریدی تھی۔

قائد نے وہ تمام اشیاء اپنی ذاتی رہائش گاہ فلیگ سٹاف ہاؤس اور گورنر جنرل ہاؤس میں سجا دیں‘ دینا جناح 2004ء میں پاکستان آئیں تو وہ فلیگ سٹاف ہاؤس اور گورنر جنرل ہاؤس کراچی گئیں‘ وہ یہ تمام اشیاء دیکھ کر اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکیں‘ وہ بار بار ان اشیاء کو چھوتی تھیں اور سٹاف کو ان کی بیک گراؤنڈ بتاتی تھیں‘ وہ ہر ایک چیز کو چھو کر ”مائی فادر“ بھی کہتی تھیں اور آنکھیں بھی پونچھتی تھیں‘ وہ خود بھی انتقال تک والد کی محبت میں گندھی رہیں‘ دینا واڈیا نے پوری زندگی کوئی سیاسی انٹرویو دیا کسی اخبار میں لکھا اور نہ ہی وہ کبھی پبلک میں گئیں۔

قائد ڈے اسپیشل

قائداعظم کی بیٹی 80 سال کیوں گوشہ نشین رہیں؟ وہ دراصل بیان یا انٹرویو دے کر والد کی روح کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھیں' وہ ان کے کاز کو دھچکا بھی نہیں پہنچانا چاہتی تھیں' وہ اپنے والد کے ملک میں صرف تین بار تشریف لائیں' وہ والد کی وراثت سے بھی محروم رہیں' کیوں؟ وہ سمجھتی تھیں وہ پارسی مذہب میں چلی گئی ہیں اور یہ اسلام کے شعائر کے خلاف ہے چنانچہ وہ پاکستان تشریف لا کر اپنے والد کو متنازعہ نہیں بنانا چاہتی تھیں وہ نہیں چاہتی تھیں کوئی ان کی وجہ سے ان کے والد پر انگلی اٹھائے' وہ پارسیوں کے مذہبی اجتماعات میں بھی نہیں جاتی تھیں اور وہ بھارت اور پاکستان سے دور اپنا زیادہ تر وقت نیویارک میں گزارتی تھیں چنانچہ یہ باپ کی بیٹی اور بیٹی کی باپ سے محبت کی ایک انوکھی داستان بھی تھی' دونوں زندگی کی آخری سانس تک ایک دوسرے کو سپورٹ کرتے رہے' دونوں ایک دوسرے پر قربان ہوتے رہے اور یہ ایک بیٹے کی اپنی ماں سے ان تھک محبت کی داستان بھی ہے' نوسلی واڈیا کے والدین میں طلاق ہوگئی، نوسلی نے ارب پتی باپ کی بجائے ماں کا انتخاب کیا' یہ 77 سال اپنی والدہ کے ساتھ رہے' ان 77 برسوں میں کوئی ایک دن ایسا نہیں گزرا جب نوسلی اپنی ماں سے رابطے میں نہ رہے ہوں' یہ روز والدہ کو ملتے تھے' یہ اگر دور ہوں تو یہ والدہ کو فون ضرور کرتے تھے' یہ ہر جگہ والدہ کے ساتھ جاتے تھے' یہ انہیں جوتے بھی پہناتے تھے اور انہیں ہاتھ سے کھانا بھی کھلاتے تھے' یہ انہیں آخری دن تک ڈاکٹر کے پاس بھی لے کر جاتے تھے اور والدہ نیویارک جاتی تھیں تو نوسلی ساتھ جاتے تھے وہ ممبئی آجاتی تھیں تو وہ ساتھ واپس آتے تھے' واڈیا فیملی میں آج تک کسی نے اپنی ماں کی اتنی خدمت نہیں کی' نوسلی واڈیا نے یہ ریکارڈ بھی قائم کر دیا۔ یہ کہانی اب چوتھی محبت کی منتظر ہے' ہم پاکستانی اپنے قائد سے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے محبت کرتے ہیں' ہم قائد کی تصویر والے نوٹ کی بے حرمتی بھی برداشت نہیں کرتے' قائد سے اس محبت کا تقاضا ہے ہماری حکومت دینا واڈیا کو سرکاری سطح پر دینا جناح ڈکلیئر کرے' مزار قائد پر ان کی قبر بنائے' نیویارک سے ان کی باقیات پاکستان لائے اور انہیں قائداعظم کے پہلو میں دفن کر دے، اگر دینا جناح کی باقیات لانا ممکن نہ ہو تو ہم مزار قائد پر قائداعظم کی بیٹی کی علامتی قبر بھی بنا سکتے ہیں' اگر قونیہ میں مولانا رومؒ کے مزار کے سائے میں علامہ اقبال کی علامتی قبر بن سکتی ہے تو ہم کراچی میں دینا جناح کی علامتی قبر کیوں نہیں بنا سکتے' ہم کراچی' لاہور اور اسلام آباد کی تین سڑکیں بھی دینا جناح کے نام منسوب کر سکتے ہیں' میں ملک ریاض سے بھی درخواست کروں گا' یہ بحریہ ٹاؤن کراچی کا ایک بلاک قائداعظم کی صاحبزادی کے نام سے منسوب کر دیں یا کراچی میں ان کے نام سے کوئی سنٹر بنا دیں' دینا جناح سے محبت ہم پر قرض ہے' ہمیں یہ قرض بہر حال ادا کرنا چاہیے' ہمیں مذہب سے بالاتر ہو کر اپنے قائد کا بھرم رکھنا چاہیے۔

انتخاب: ماسٹر مائنڈ

قائداعظم محمد علی جناح، میرے قائد

جس روز قائداعظم نے اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا افتتاح کیا، میں اُس روز کراچی میں تھا، افتتاحی تقریب کے بعد اُن کی واپسی سے کچھ پہلے میں وائی، ایم، اے بلڈنگ کے پیچھے جا کر ایوان صدر کے بڑے گیٹ کے سامنے کھڑا ہو گیا، اُس جگہ بھیڑ نہیں تھی، بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ میرے قریب ایک شخص بھی نہیں تھا، تھوڑی دیر کے بعد دور سے قائداعظم کی کھلی گاڑی آتی دکھائی دی، آہستہ آہستہ یہ گاڑی عین میرے سامنے آ گئی، میں نے اپنے قائد کو جی بھر کے دیکھا، سفید شیروانی اور اپنی مخصوص ٹوپی پہنے وہ بالکل سیدھے بیٹھے تھے، اُن کے ساتھ اُن کی ہمشیرہ محترمہ فاطمہ جناح تھیں۔
گاڑی ابھی صدر دروازے کی طرف مڑنے ہی والی تھی کہ قائداعظم نے آہستہ سے اپنی گردن بائیں طرف گھمائی اور اُن کی نظریں سیدھی میرے چہرے پر پڑیں، بے ساختگی میں میرا داہنا ہاتھ ماتھے کی طرف اٹھا اور پھر.. وہ وہیں جم کر رہ گیا... یا اللہ...! میرے ہاتھ کے ساتھ ہی میرے قائد کا ہاتھ بھی ماتھے کی طرف اٹھا، میرے قائد نے میرے سلام کا جواب دیا... میرے قائد نے ایک واحد ہاتھ کا سلام قبول کیا... میرے قائد نے ایک گمنام شخص کا سلام قبول کیا... میرا قائد اسلامی روایات کا پابند ہے... میرا قائد مکمل مسلمان ہے۔"
قائداعظم محمد علی جناح کے بارے سید اشفاق نقوی کے یہ جذبات مسلمانان برصغیر کی دلی کیفیت کے آئینہ دار ہیں، رئیس احمد جعفری لکھتے ہیں کہ "قائداعظم کے ساتھ سب سے بڑی بے انصافی یہ ہوتی چلی آ رہی ہے کہ اُن پر لکھنے والوں میں سے کسی نے بھی آپ کو مومنانہ صفات، مذہبی جذبات، دینی تاثرات، اسلامی رجحانات کے آئینہ میں پیش نہیں کیا، جیسے دین و مذہب سے آپ کا کوئی واسطہ ہی نہ ہو، حالانکہ آپ کا ہر ارشاد، ہر بیان، ہر تقریر اسلام کے رنگ میں ڈوبی ہوئی ہوتی تھی، گو آپ منافقین کی طرح اسلام، اسلام کی رٹ نہیں لگاتے تھے، بلکہ اٹھتے بیٹھتے اسلام ہی کو اپنے مخصوص رنگ اور عصری تقاضوں کے مطابق پیش کرتے تھے، اگر آپ کی ہر تقریر اور ارشاد کا دیانت دارانہ جائزہ لیا جائے تو وہ اسلام کی کسوٹی پر پورا اترے گا۔"

قائداعظم محمد علی جناح، میرے قائد

آج قائداعظم محمد جناح کے یوم پیدائش کے موقع پر ہم ان کی زندگی کے وہ چند واقعات آپ کے سامنے پیش کر رہے ہیں جو قائد کی زندگی کے دینی، مذہبی اور اسلامی پہلوؤں کو بھرپور طریقے سے اجاگر کرتے ہیں، اگرچہ قائداعظم بظاہر معنوی اعتبار سے مذہبی رہنما نہیں تھے لیکن یہ واقعات ظاہر کرتے ہیں کہ برصغیر کے مسلمانوں کو ایک آزاد وطن کی منزل سے روشناس کرنے والے قائد کا خدا، رسول اور اپنے دین و مذہب پر کتنا کامل یقین تھا اور وہ کتنے پختہ اصولوں کے مالک تھے، شاید اسی وجہ سے جناب مجید نظامی نے کہا کہ "اُن کی شخصیت کا خمیر سنہرے اصولوں کی روشن مٹی سے اٹھا تھا اور ان کی پوری زندگی ایک زندہ کرامت تھی۔"

خواجہ اشرف احمد بیان کرتے ہیں کہ "3 مارچ 1941ء کو لاہور ریلوے اسٹیشن کے سامنے آسٹریلیا مسجد میں نماز عصر ادا کرنا تھی، جب قائد تشریف لائے تو مرزا عبدالحمید تقریر کر رہے تھے، مسجد کھچا کھچ بھری ہوئی تھی، قائد موٹر کار سے برآمد ہوئے تو انہوں نے اچکن، چوڑی دار پاجامہ اور بٹلر شوز پہن رکھے تھے، اُن کی آمد پر لوگوں میں ہلچل پیدا ہوئی، لیکن وہ فوراً سنبھل گئے کہ قائداعظم نظم وضبط کے انسان تھے، وہ مسجد کے بغلی دروازے میں داخل ہوئے، اگلی صف تک راستہ بن گیا، لیکن قائد نے یہ کہتے ہوئے اگلی صف میں جانے سے انکار کر دیا "میں آخر میں آیا ہوں اسلئے یہیں بیٹھوں گا" سیاست میں آگے جانے والا خانہ خدا میں سب سے پیچھے بیٹھا، نماز سے فارغ ہونے کے پر قائد نے جو کام فوراً کیا وہ یہ کہ اپنے جوتے اٹھا لیے، ہر کسی کی خواہش تھی کہ وہ قائد کے جوتے اٹھانے کی سعادت حاصل کرے، لیکن ہر کسی کی حسرت ہی رہی، لوگ بعد میں اُن کے ہاتھ سے جوتے چھیننے کی کوشش ہی کرتے رہے، لیکن قائد کی گرفت آہنی تھی، وہ ہجوم میں اپنی ریشمی جرابوں سمیت کوئی تیس قدم بغیر جوتوں کے چلے اور اصرار اور کوشش کے باوجود کسی شخص کو اپنا جوتا نہیں پکڑایا۔

قائداعظم محمد علی جناح، میرے قائد

جناب مختار زمن کہتے ہیں کہ " میرے والد آگرہ میں جج تھے، انہوں نے بتایا کہ ایک دفعہ قائداعظم کسی کیس کے سلسلے میں آگرہ تشریف لائے، اس موقع پر مسلم لیگ نے جلسہ کرنا چاہا لیکن قائداعظم نے اس میں شرکت سے انکار کردیا اور کہا، میں اپنے موکل کی طرف سے پیش ہونے آیا ہوں، جس کی وہ فیس ادا کرچکا ہے، میں خیانت کیسے کروں، آپ جلسہ کرنا چاہتے ہیں تو بعد میں بلالیں، میں اپنے خرچ پر آؤنگا۔" نواب صدیق علی خان کہتے ہیں کہ " جارج ششم شاہ انگلستان کے زمانے میں ہندوستان کیلئے مزید اصلاحات کے سلسلے میں قائداعظم لندن تشریف لے گئے، مذاکرات جاری تھے کہ قصر بکنگھم سے ظہرانے کی دعوت موصول ہوئی، اُس زمانے میں قصر بکنگھم کی دعوت ایک اعزاز ہی نہیں بلکہ یادگار موقع ہوتا تھا لیکن قائداعظم نے یہ کہہ کر اس دعوت میں شرکت کرنے سے معذرت کرلی کہ " آجکل رمضان المبارک کا مقدس مہینہ ہے اور اس میں مسلمان روزے رکھتے ہیں۔"

تحریک پاکستان کے آخری مرحلے میں قائداعظم نے مسلم عوام سے چاندی کی گولیوں کی اپیل کی، اس پر عام مسلمان مردوں ہی نے نہیں عورتوں نے بھی لبیک کہا اور اپنا زیور تک لیگ فنڈ میں دینا شروع کردیا، لیکن قائداعظم نے اس چندے کو قبول نہیں کیا، ایک روز بیگم شائستہ اکرام اللہ نے قائداعظم سے پوچھا، سر یہ مسلمان خانہ دار عورتیں اتنے شوق سے اپنے ہاتھوں کے کنگن اور بالیاں اتار اتار کر مسلم لیگ کو دیتی ہیں اور آپ انہیں قبول نہیں کرتے، واپس کردیتے ہیں، عجیب سا لگتا ہے، کیا یہ ایک قابل قدر جذبے کی توہین نہیں ہے، قائداعظم نے کہا نہیں یہ بات نہیں، کوئی اور لیڈر ہوتو شاید اسے اپنی بڑی کامیابی سمجھے، لیکن میں سیاست میں جذباتیت کو پسند نہیں کرتا، ان خواتین کو چاہیے کہ وہ زیورات کا عطیہ کرنے سے پہلے اپنے اپنے شوہروں سے پوچھیں، اُن سے اجازت لیں اور پھر دیں۔"

دہلی مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کا جلسہ امپیریل ہوٹل میں ہورہا تھا، خاکساروں نے گڑبڑ کی، سارا ہنگامہ قائداعظم کے خلاف تھا، لیکن سارے ہنگامے میں جو شخص سب سے پر سکون رہا، وہ خود قائداعظم تھے، جب میٹنگ انتشار کا شکار ہوکر ختم ہوگئی،

قائداعظم محمد علی جناح، میرے قائد

تو وہ بڑے اطمینان سے تنہا باہر جانے لگے، یہ دیکھ کر پیر آف مانکی شریف نے آپ سے کہا، آپ اس طرح باہر نہ جایئے کہیں آپ کو کچھ نہ ہو جائے، ہم آپ کے ساتھ چلتے ہیں، قائداعظم نے کہا نہیں، اس کی ضرورت نہیں اور آسمان کی طرف انگلی اٹھاتے ہوئے کہا، کیا وہ (خدا) وہاں نہیں؟۔

اسی طرح 1946ء میں جب قائداعظم شملہ تشریف لے گئے تو بعض لیگی کارکنوں نے محسوس کیا کہ قائداعظم کیلئے خصوصی حفاظتی اقدامات کی ضرورت ہے، ایک کارکن نے آپ سے کہا جناب ہمیں معلوم ہے کہ دشمن آپ کی جان کے در پے ہیں، اسلیئے اجازت دیجئے کہ ضروری حفاظتی اقدامات کئے جائیں، جس پر قائداعظم نے فرمایا مجھے اللہ کی ذات پر بھروسہ ہے، خدا ہی سب سے بڑا محافظ اور چارہ ساز ہے، آپ فکر مند نہ ہوں۔

اپریل 1945ء میں قائداعظم خان آف قلات کی دعوت پر بلوچستان تشریف لے گئے اس موقع پر خان آف قلات نے ان سے بچوں کے ایک اسکول کے معائنہ کی درخواست کی، قائداعظم ننھے منے بچوں سے مل کر بہت خوش ہوئے اور اُن سے گھل مل گئے، قائداعظم نے ایک بچے سے خان آف قلات کی جانب اشارہ کر کے پوچھا یہ کون ہیں، بچے نے جواب دیا یہ ہمارے بادشاہ ہیں، قائداعظم نے بچے سے پوچھا، میں کون ہوں، بچہ بولا، آپ ہمارے بادشاہ کے مہمان ہیں، قائد نے پھر بچے سے پوچھا تم کون ہو، بچہ بولا، میں بلوچ ہوں، قائداعظم نے خان آف قلات سے کہا، اب آپ ان کو پہلا سبق یہ پڑھایئے کہ میں مسلمان ہوں اور بچوں سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا، بچوں....! تم پہلے مسلمان ہو، پھر بلوچ یا کچھ اور ہو۔

پاکستان کے سابق اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار نے ایک موقع پر جب قائداعظم کوئٹہ میں قیام پزیر تھے، ان کی کچھ ایسی تصویریں دکھائیں جو انہوں نے کھینچی تھیں، قائداعظم نے اُن سے اپنی مزید تصویریں کھینچنے کی فرمائش کی، یحییٰ بختیار نے عذر پیش کیا، لیکن قائداعظم نے اُن کا عذر مسترد کر دیا،

قائد اعظم محمد علی جناح، میرے قائد

دوسرے دن جناب یحییٰ بختیار اپنا کیمرہ اور فلیش لے کر قائد اعظم کی رہائش گاہ پہنچے، اُس وقت قائد اعظم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث پر مشتمل ایک کتاب جس کا ٹائیٹل "الحدیث" تھا مطالعہ فرما رہے تھے، یحییٰ بختیار چاہتے تھے کہ وہ قائد اعظم کی تصویر ایسے زاویہ سے لیں کہ کتاب کا ٹائیٹل بھی فوکس میں آ سکے، لیکن قائد اعظم نے تصویر کھنچوانے سے پہلے کتاب علیحدہ رکھدی اور یحییٰ بختیار سے فرمایا "میں ایک مقدس کتاب کو اس قسم کی پبلسٹی کا موضوع بنانا پسند نہیں کرتا۔"

قائد اعظم کے معالج ٹی بی اسپیشلسٹ ڈاکٹر ریاض علی شاہ لکھتے ہیں کہ "ایک بار دوا کے اثرات دیکھنے کیلئے ہم ان کے پاس بیٹھے تھے، میں نے دیکھا کہ وہ کچھ کہنا چاہتے ہیں، لیکن ہم نے اُن کو بات چیت سے منع کر رکھا تھا، اس لیے الفاظ لبوں پر آ کر رک جاتے تھے، اسی ذہنی کشمکش سے نجات دلانے کیلئے ہم نے خود انہیں بولنے کی دعوت دی، تو وہ بولے، "تم جانتے ہو، جب مجھے یہ احساس ہوتا ہے کہ پاکستان بن چکا ہے تو میری روح کو کس قدر اطمینان ہوتا ہے، یہ مشکل کام تھا اور میں اکیلا اسے کبھی نہیں کر سکتا تھا، میرا ایمان ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روحانی فیض ہے کہ پاکستان وجود میں آیا، اب یہ پاکستانیوں کا فرض ہے کہ وہ اسے خلافت راشدہ کا نمونہ بنائیں، تا کہ خدا اپنا وعدہ پورا کرے اور مسلمانوں کو زمین کی بادشاہت دے، پاکستان میں سب کچھ ہے، اس کی پہاڑیوں، ریگستانوں اور میدانوں میں نباتات بھی ہیں اور معدنیات بھی، انہیں تسخیر کرنا پاکستانی قوم کا فرض ہے، قومیں نیک نیتی، دیانت داری، اچھے اعمال اور نظم و ضبط سے بنتی ہیں اور اخلاقی برائیوں، منافقت، زر پرستی اور خود پسندی سے تباہ ہو جاتی ہیں۔

از محمد احمد ترازی　　　　انتخاب: فیصل اسلم

انٹرویو (وقار عظیم)

سوال: آپ کا اصلی نام؟

جواب: وقار عظیم

سوال: پیار سے گھر میں یا دوست احباب میں کس نام سے پکارا جاتا ہے؟

جواب: زیادہ تر وکی کہہ کر بلاتے ہیں

سوال: آپ کہاں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم کہاں حاصل کی؟

جواب: کمالیہ میں پیدا ہوا جو کہ ننکا شہر ہے اور ابتدائی تعلیم آبائی شہر سرگودھا سے حاصل کی۔

سوال: آپ کی تعلیمی قابلیت؟

جواب: الیکٹریکل پاور انجینیئر

سوال: کچھ اپنے بارے میں بتائیں؟ اپنے مشاغل عادت کے بارے میں؟

جواب: آج کل تو بس برسر روزگار ہونے کو بھاگ دوڑ جاری ہے۔ اپنا بزنس سیٹ اپ کرنے کے چکروں میں مصروف ہوں۔ مشاغل میں، اچھی اچھی موویز دیکھنا، اچھے اچھے کھانے کھانا اور انٹرنیٹ کا کیڑا ہونا شامل ہے۔۔

سوال: آپ کی کس عادت سے گھر والے خوش رہتے ہیں؟

جواب: فی الحال آج کل تو کسی عادت سے خوش نہیں ہیں۔۔۔

سوال: کوئی ایسی عادات جس سے دوست اور گھر والے بیزار ہوتے ہوں؟

جواب: بے حد غصہ آنا۔۔ یہ وہ بری عادت ہے جس سے سب پریشان ہیں۔

سوال: کوئی ایسی عادت جسے آپ چاہ کر بھی نہیں چھوڑ پاتے؟

جواب: اوور ایٹنگ اور غصے میں جلدی آ جانا۔۔۔ یہ وہ عادات ہیں جو چھوڑنا مشکل ہے۔۔

انٹرویو (وقار عظیم)

سوال: جھگڑالو طبیعت کے مالک ہیں یا صلح پسند؟

جواب: یہ تو سامنے والے بندے کے رویے پر منحصر ہے کہ وہ مجھے صلح جو دیکھنا چاہتا ہے یا جھگڑالو۔۔

سوال: کس حد تک خود پسند ہیں؟

جواب: کئی باتوں میں کافی خود پسند ہوں۔

سوال: پیسے خرچ کرنے کے معاملے میں کنجوس ہیں یا شاہ خرچ؟

جواب: بے حد شاہ خرچ ہوں۔۔۔

سوال: کھانے میں کیا پسند ہے؟

جواب: کالے چنے والے چاول، اچار گوشت، کھیر

سوال: آپ تھکن کے باوجود کس جگہ ہمیشہ جانے کے لئے تیار رہتے ہیں؟

جواب: الیکٹرونکس کی شاپنگ کے لیے جیسا کہ موبائل وغیرہ

سوال: زندگی کا کوئی ایسا لمحہ جس کے لوٹ آنے کی خواہش ہو؟

جواب: جو ممکن ہی نہیں اس کی خواہش رکھنے کا فائدہ

سوال: ہر انسان کی زندگی کا کوئی نا کوئی مقصد ہوتا ہے آپ کی زندگی کا مقصد؟ کس حد تک خود کو کامیاب انسان سمجھتے ہیں؟

جواب: ابھی تو میری زندگی کا مقصد اپنی بچیوں کی اچھی اچھی پرورش کرنا ہے۔۔ان کو ایک اچھا اور نیک لائف اسٹائل دینا ہے۔۔ان شاء اللہ

انٹرویو (وقار عظیم)

سوال: پاکستانی پوائنٹ کب، کیسے اور کس سے متاثر ہو کر شروع کیا؟

جواب: پاکستانی پوائنٹ کے بانی شاہ زیب ہیں۔ یہ انھوں نے شروع کیا۔ یہ تو وہ ہی بتا سکتے ہیں کہ انھوں نے کس سے متاثر ہو کر شروع کیا۔

سوال: ظاہر ہے کسی بھی فورم کو چلانے کے لئے سب سے اہم اس کی ٹیم اور ممبرز ہوتے ہیں لیکن کوئی ایسا نام جسے آپ اپنا ہمسفر سمجھتے ہوں جو پاکستانی پوائنٹ کی بنیاد میں آپ کے سب سے اہم کردار رہیں ہوں؟

جواب: مختلف اوقات میں مختلف لوگوں کا ساتھ حاصل رہا ہے۔۔ ہر ممبر نے صیح معنوں میں حق ادا کیا ہے۔۔ لیکن پچھلے چند سالوں سے صبا گل، تتلی، اظہر حسین، حسیب بھائی اور صائم بھائی ایسے ہیں جو مسلسل میرے ساتھ جڑے ہیں اور چاہے یہ فورم زندہ ہو یا مردہ ہو۔۔ یہ لوگ بطور ٹیم ممبر میرے ساتھ کھڑے رہے ہیں۔۔

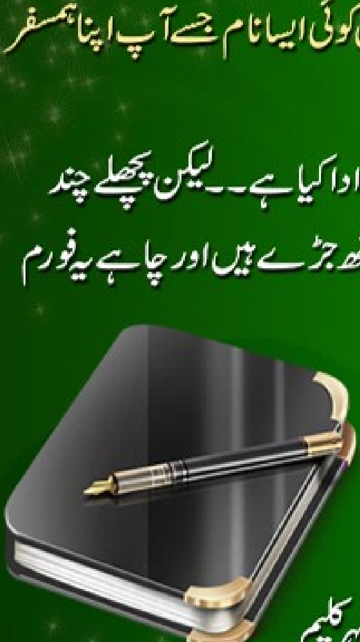

سوال: اردو ادب اور شاعری میں لگاؤ ہے یا صرف پڑھنے کی حد تک؟

جواب: کسی دور میں لگاو انتہائی جنون کی حد تک تھا۔۔۔ اب صرف پڑھنے کی حد تک ہے۔۔

سوال: کس شعراء اور رائیٹر کو پڑھنا زیادہ پسند کرتے ہیں؟

جواب: شعراء میں علامہ محمد اقبال، احمد فراز اور محسن نقوی، اور مصنفین میں طاہر جاوید مغل اور مظہر کلیم

سوال: کیا اردو ڈیزائننگ میں بھی دلچسپی رکھتے ہیں؟

جواب: دو ہزار دس تک بے حد جنونی دلچسپی رہی۔۔ اس کے بعد نہیں رہی۔۔

سوال: آج کل کے وقت کے حساب سے اردو ڈیزائنرز یا اردو ڈیزائننگ کو کہاں دیکھتے آپ آنے والے وقت میں؟

اب بہت سے لوگوں کا یہ شوق ماند پڑھ چکا ہے۔ سوشل میڈیا کے بڑھتے اثرات نے اس پر بھی گہرا اثر چھوڑا ہے۔

سوال: پاکستانی پوائنٹ اور اس کے ممبران کے لئے کوئی پیغام؟

جواب: پاکستانی پوائنٹ کے اراکین کے نام یہی پیغام ہے کہ اس فورم کی ایکٹویٹی میں اپنا حصہ ڈالتے رہا کریں۔۔ اس فورم کو مردہ مت ہونے دیں۔۔ کہیں ایسا نہ ہو دوسرے بہت سے فورمز کی مانند یہ بھی سوشل میڈیا کی بھینٹ چڑھ جائے۔

سرپرائز میسجز

جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں یہ ہمارے میگزین کا پہلا انٹرویو ہے اسلئے ہم نے سوچا کہ اس میں کچھ الگ کیا جائے جس کے لئے میگزین ٹیم نے انٹرویو دینے والے مہمان کے لئے ایک سرپرائز رکھا ہے جس میں ہم نے ان کے کچھ بے حد قریبی دوست احباب سے ان کے بارے میں بھی کچھ رائے لی ہے اور ان کی جو رائے ہے وہ آپ کو بتاتے ہیں۔

مسز سعدیہ وقار

وقار کی سب سے اچھی عادت یہ ہے کہ جب انکو احساس ہو جائے کہ کسی کو انہوں نے ہرٹ (Hurt) کیا ہے مطلب کسی لڑائی میں غلطی اُن کی ہے تو وہ معافی مانگ لیتے ہیں خوشی سے، بہت بہت کیئرنگ (Caring) نیچر (Nature) ہیں چاہے وہ میں ہوں یا بہن بھائی، ماں باپ یا دوست سب کے لئے بہت کیئرنگ (Caring) ہیں۔

وقار کسی سے بھی زیادہ دیر ناراض نہیں رہ سکتے دل میں کوئی Grudge نہی رکھتے منہ پہ بول دیتے ہیں۔

سرپرائز میسجز

وقاص عظیم (بھائی)

وقار عظیم بھائی کی جگہ دوست ، استاد یہ سرپرست کہوں تو زیادہ بہتر ہے جب جب مجھے کوئی مشکل در پیش آئی، ماں باپ سے پہلے وقار کو اعتماد میں لیا، کیوں کہ میرا بچپن سے یہی مانا ہے وکی بھائی خود سمبھالیں گے۔ پُر اعتماد اور علم سے بھرپور شخصیت۔ جن سے بہت کچھ سیکھنے کو ملا اور ملتا رہے گا۔ گھر والوں کا مانا ہے کہ وقار بھولا اور خدا ترس انسان ہے۔ وقاص کی نسبت جو کچھ حد تک سہی ہے۔ چھوٹا بھائی اور دوست ہونے کہ ناطہ یہی کہوں گا زندگی اتنی آسان اور لوگ اتنے سیدھے نہیں جتنا آپ سمجھتے ہیں۔ اللہ آپکو ڈھیروں کامیابیاں و کامرانیاں عطاء فرمائے۔ (آمین)

صبا ستار (بہن)

Being a younger sister I always remain in pressure of two elder brothers.....!!!But somehow this pressure specially waqar bahi keeps me in right way in my every phase of life His strict behavior, possesses attitudes taught me many lessons. After my marriage He turns down in a very caring, helpful in highs n lows of my Life. He is still the one who keeps me on a right way. and most of it He has two adorable daughters , i love them alot□and He has most wonderful family .May He has Successful and prosperous life ahead. Aameen

سرپرائز میسجز

پیرومرشد (دوست)

وقار بھائی کے لیے میں بس اتنا کہنا چاہوں گا کہ وہ دل کے بہت اچھے انسان ہیں، انکا مہمان بننے کا بھی موقع ملا، بہترین مہمان نواز بھی ہیں ان سے لڑائی بھی ہوئی ،لیکن ایک اچھے بھائی اور ایک اچھے انسان کی طرح انہوں نے بع میں وہ سب کچھ بھلا کر دوبارہ سے مجھے یہاں جگہ دی تھی یہ انکا بڑا پن تھا، وہ کسی کی تعریف کرنے کے معاملے کنجوسی سے کام نہیں لیتے ، جو جیسی تعریف ڈیزرو کرتا ویسی کرتے ،میرے جیسا سست بندہ کبھی ڈیزائنگ نہ سیکھ پاتا اگر اسکے پیچھے وقار بھائی کے تعریفوں والے اور حوصلہ بڑھانے والے کمنٹس نہ ہوتے ، غصے کے تیز اور دل کے کھرے انسان ہیں، ان سے کافی اختلافات ہونے کے باوجود میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جو انکے دل میں ہوتا وہ زبان پر ضرور بیان کر دیتے ، اور میرے خیال میں دل میں کسی کے خلاف بغض رکھنے سے یہ ہزار درجہ بہتر ہے کہ بندہ کسی کے سامنے وہ بات کر دے ، تا کہ اگر واقع ہی اگلے بندے میں وہ خرابی ہے تو اسے اسکو دور کرنے کا موقع مل سکے، میری کافی بار وقار بھائی سے مذہبی اور سیاسی موضوعات پر تلخی کلامی ہوئی ہے، انکے ان باتوں پر غصہ ہونے کے بعد ہی میں نے یہ سیکھا تھا کہ ہم بعض اوقات خود کو سچا ثابت کرنے کے لیے بہت اچھے دوست اور رشتے کھو دیتے ، لہذا میں نے اب ایک ڈیڑھ سال سے مذہبی اور سیاسی بحثوں میں الجھنا ہی چھوڑ دیا ہے، اور زندگی فل سکون میں ہے، اسکا کریڈٹ میں وقار بھائی کو ہی دوں گا ، کیونکہ اگر وہ ایک پوسٹ پر غصہ نہ کرتے تو میں آج بھی لاحاصل بحثوں میں الجھا ہوتا۔ شکریہ وقار بھائی

اللہ پاک سے دعا ہے اللہ پاک ہمیشہ انہیں خوش و خرم رکھے اور ہر زندگی کے ہر میدان میں کامیاب کرے۔ آمین

حفیظ جالندھری

نام: حفیظ جالندھری
تخلص: ابوالاثر
پیدائش: 14 جنوری 1900
جالندھر، پنجاب، برطانوی تسلط ہندوستان
وفات: 21 دسمبر 1982 (عمر 82 سال)
لاہور، پنجاب، پاکستان
پیشہ: اردو شاعر
قومیت: پاکستانی
صِنف: غزل
موضوعات: حُب الوطنی، فلسفہ
ادبی تحریک: تحریک پاکستان
نمایاں کام: قومی ترانہ کا خالق، شاہنامہ اسلام
نمایاں اعزازات: تمغۂ حسنِ کارکردگی، ہلال امتیاز
زوج: زینت بیگم، خورشید بیگم
اہل وعیال: شمش الدین (والد)

ابوالاثر حفیظ جالندھری۔ پاکستان سے تعلق رکھنے والے نامور شاعر اور نثر نگار تھے۔ آپ 14 جنوری 1900 کو پیدا ہوئے۔ آپ کا قلمی نام ابوالاثر تھا۔ پاکستان کے قومی ترانہ کے خالق کی حیثیت سے شہرتِ دوام پائی۔ ہندوستان کے شہر جالندھر میں 14 جنوری 1900 ء کو پیدا ہوئے۔ آزادی کے وقت 1947 ء میں لاہور آ گئے۔ آپ نے تعلیمی اسناد حاصل نہیں کی، مگر اس کمی کو انہوں نے خود پڑھ کر پوری کیا۔ انھیں نامور فارسی شاعر مولانا غلام قادر بلگرامی کی اصلاح حاصل رہی۔ آپ نے محنت اور ریاضت سے نامور شعرا کی فہرست میں جگہ بنالی۔ 21 دسمبر 1982 کو آپ وفات پا گئے، اس وقت آپ کی عمر 82 سال تھی۔

انتخاب: گل رُخ

خوشبو کی ڈائری سے

یاد آتا ہے روز و شب کوئی
ہم سے روٹھا ہے بے سبب کوئی
لب جو چھاؤں میں درختوں کی
وہ ملاقات تھی عجب کوئی
جب تجھے پہلی بار دیکھا تھا
وہ بھی تھا موسمِ طرب کوئی
کچھ خبر لے کے تیری محفل سے
دور بیٹھا ہے جاں بلب کوئی
نہ غمِ زندگی نہ دردِ فراق
دل میں یونہی سی ہے طلب کوئی
یاد آتی ہیں دور کی باتیں
پیار سے دیکھتا ہے جب کوئی
چوٹ کھائی ہے بارہا لیکن
آج تو درد ہے عجب کوئی
جن کو مٹنا تھا مٹ چکے ناصر
ان کو رسوا کرے نہ اب کوئی

خوشبو کی ڈائری سے

پیاس کے عالم میں کیا بولوں مجھ کو کیسا لگتا ہے
اک قطرہ بھی اس دم عاطفؔ دریا جیسا لگتا ہے

میں تو اپنے آپ کو اکثر یہ سمجھاتا رہتا ہوں
تو سب کچھ ہے پھر بھی آخر تو میرا کیا لگتا ہے

اتنی مدت سے آنکھوں میں خواب نہیں اترا کوئی
کہ اب سپنا بھی دیکھوں تو مجھ کو سپنا لگتا ہے

تم کیا میرے پیار کی شدت پیمانوں سے ناپو گے
پیار میں جتنا بھی کرتا ہوں مجھ کو تھوڑا لگتا ہے

اپنی آنکھوں میں خوابوں کو لوگ سجائے بیٹھے ہیں
خوابوں کا سوداگر پھر سے شہر میں آیا لگتا ہے

دل کے بہلانے کو سب سے کہتا ہوں تنہا خوش ہوں
سچ پوچھو تو تنہا رہنا کس کو اچھا لگتا ہے

پلکوں کی باڑھوں پہ جو تم اشک سجائے بیٹھے ہو
دل میں یادوں کا پھر کوئی جھونکا آیا لگتا ہے

جیسے بھیڑ میں بچہ کوئی گم ہو جاتا ہے عاطفؔ
تم جب ساتھ نہیں ہوتے ہو مجھ کو ایسا لگتا ہے

خوشبو کی ڈائری سے

اس نے کہا سُن
عہد نبھانے کی خاطر مت آنا
عہد نبھانے والے اکثر مجبوری یا
مہجوری کی تھکن سے لوٹا کرتے ہیں
تم جاؤ اور دریا دریا پیاس بجھاؤ
جن آنکھوں میں ڈوبو
جس دل میں بھی اُترو
میری طلب آواز نہ دے گی
لیکن جب میری چاہت اور میری خواہش کی لَو
اتنی تیز اور اتنی اونچی ہو جائے
جب دِل رو دے
تب لوٹ آنا

اقتباسات

(۱)

جب خواب ٹوٹتے ہیں تو دل ٹوٹ جاتا ہے۔ جذبے مرنے لگتے ہیں، روح ویرانہ ہو جاتی ہے۔ ایسے میں بہار بھی خزاں دکھائی دیتی ہے۔ رنگ میں کوئی کشش محسوس نہیں ہوتی۔ ہمیں یوں گماں ہوتا ہے جیسے ہم اس متحرک دنیا کا بیکار جز و ہو کر رہ گئے ہوں، اب جیسے کبھی نہ ہنس سکیں گے۔ دل میں خوشیاں پیدا کرنے والے ولولے جاں بحق ہو چکے ہیں۔ اب کبھی ان میں زندگی پیدا نہ ہو سکے گی۔

مگر یہ وقتی احساسات اور عارضی کفیت ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ قانونِ فطرت نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو آج ہر شخص زندہ لاش کی طرح گھومتا پھرتا دکھائی دیتا۔ اپنے عمر بھر کے دکھوں کو سینے سے لگائے شکستہ و افسردہ نظر آتا۔ یہ دنیا صرف قبرستان دکھائی دیتی۔ مگر صد شکر کہ ایسا نہیں ہے۔ جو زخم وقت دیتا ہے اس کا تریاق بھی قدرت کی طرف سے کیا جاتا ہے۔

ناول ''درِ امید کے دریوزہ گر'' سے اقتباس

(۲)

وہ وہیں کھڑکی کے سامنے بیٹھی برستی بارش کو دیکھے گئی۔ "انسان جس سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہے، اللہ اسے اسی کے ہاتھوں سے توڑتا ہے، انسان کو اس ٹوٹے برتن کی طرح ہونا چاہیے، جس سے لوگوں کی محبت آئے اور باہر نکل جائے۔" اللہ نے اسے ان ہی لوگوں کے ہاتھوں توڑا تھا جن سے وہ سب سے زیادہ محبت کرتی تھی۔

اقتباس: نمرہ احمد کا ناول "مُصحف" سے

اقتباسات

(۳)

انسان کو جس چیز میں کمال حاصل ہوتا ہے، اس پر مرتا ہے۔
چنانچہ دھنتر دید کو سانپ پکڑنے میں کمال تھا، اس کو سانپ نے کاٹا اور مر گیا۔
ارسطو سل کی بیماری میں مرا۔
افلاطون فالج میں۔
لقمان سرسام میں اور جالینوس دستوں کے مرض میں۔
حالانکہ انہی بیماریوں کے علاج میں کمال رکھتے تھے۔
اسی طرح جس کو جس سے محبّت ہوتی ہے، اسی کے خیال میں جان دیتا ہے۔
قارون مال کی محبّت میں مرا۔
مجنوں لیلیٰ کی محبّت میں۔
اسی طرح طالب خدا کو خدا کی طلبی کی بیماری ہے وہ اسی میں فنا ہو جاتا ہے۔

اشفاق احمد بابا صاحبا صفحہ ۴۰

(۴)

دنیا کے لوگوں کی مثال ایک قندیل کے سامنے تین پروانوں کی سی ہے۔
پہلا پروانہ قندیل کی طرف گیا اور اس کی حدت محسوس کر کے واپس آ گیا اور کہا مجھے معلوم ہے عشق کیا ہے۔
دوسرا پراونہ قندیل کے اور قریب گیا اور اس کی آگ کو اپنے پروں سے چھو کر دیکھا اور واپس آ کر کہا مجھے معلوم ہے عشق کیا ہے۔
تیسرے پروانے نے اپنا آپ قندیل کی آگ میں پھینک دیا اور بھسم ہو گیا، بس وہی اکیلا جانتا تھا کہ عشق کیا ہے۔

حضرت مولانا جلال الدین رومی

اقتباسات

(۵)

خدمت ایک ایسی چیز ہے جو انا کی دیوار گرا دیتی ہے، اور انسان کو اس کے باطل سے ہمکلام کر دیتی ہے۔ ہماری دُعا ہونی چاہیئے کہ "اے اللہ میں نہ تو دنیاوی لذتیں حاصل کرنے کا آرزومند ہوں اور نہ ہی روحانی سربلندی پانے کا خواہشمند ہوں مجھے ان دونوں کی بجائے سپردگی اور ابدیت کی دولت چاہیئے۔ اس طرح نہ تو مجھے مافوق الفطرت طاقت درکار ہے، نہ ہی مراقبے اور مکشافے کی دولت کی خواہش ہے۔ دینی ہی ہے تو مجھے ناداروں اور بیچاروں کی خدمت کی طاقت دے دے تیری مہربانی!

از اشفاق احمد زاویہ ۳ روح کی

انتخاب: ایلیف

چالاک سمندر

باب نمبر تیرہ: اغواء کا تعاقب

دروازہ کھول دو پروفیسر داؤد آج تمہیں اغواء ہونے سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ ایک کڑکتی آواز آئی تو پروفیسر داؤد مسکرا اٹھے۔ آج صبح ہی وہ اپنی ایک ایجاد سے فارغ ہوئے تھے۔ چھ مہینے کی مسلسل محنت سے آخر کار وہ ایک ایسا آلہ بنانے میں کامیاب ہو گئے تھے جو ملک پر حملے کی صورت میں ایک ایسے ریموٹ کا کام کرتا تھا جو دشمن ملک کی طرف سے داغے جانے والے ہر میزائل اور ایٹمی وار ہیڈز کو کنٹرول کر سکتا تھا۔ اور اس کے لئے وہاں جانے کی بھی ضرورت نہیں تھی بلکہ انہوں نے انسپکٹر جمشید کی خفیہ فورس کی مدد سے اس کی چار ڈیوائسز پاک لینڈ کے چاروں طرف بارڈر کے قریب ایک محفوظ جگہ پر نصب کروا دیں تھیں اور اب اللہ کے فضل و کرم سے پاک لینڈ کسی بھی دشمن ملک کی جنگی سرگرمی سے محفوظ ہو چکا تھا۔ انہوں نے آج اس ڈیوائس کا کنٹرول خفیہ فورس کے ہیڈ کوارٹر میں نصب کر دیا تھا جہاں سے پاک لینڈ کا بارڈر چار مختلف اسکرینوں پر نظر آ رہا تھا اور اب وہ آرام کرنے کے لئے تجربہ گاہ واپس آئے تھے اور ابھی وہ سونے کی تیاری ہی کر رہے تھے کہ اچانک تجربہ گاہ سے ملحقہ کوٹھی میں ایک کھٹکے کی آواز آئی۔ وہ فوراً ہوشیار ہو گئے تھے اور ایک طرف لگے بٹن کو پریس کر دیا۔ تجربہ گاہ کا دروازہ خودکار طریقے سے بند ہو گیا تھا۔ شائستہ وغیرہ اس وقت اپنے ننھیال گئے ہوئے تھے اور پروفیسر داؤد نے تجربہ گاہ پر ملازم رکھنے کی بجائے اس کو خودکار سسٹم سے اٹیچ کر دیا تھا۔ اب اس دروازے پر بم بھی مارا جاتا تو وہ نہ کھل سکتا تھا۔ کافی دیر تک دروازے پر کھڑ کھڑ کی آوازیں آتی رہیں تھیں اور پھر ایک کڑکدار آواز نے انہیں یہ دھمکی دی تھی۔

چال کا سمندر

تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو؟ پروفیسر داؤد نے اس بار لہجے میں گھبراہٹ لاتے ہوئے پوچھا۔

ہاہاہا۔۔۔ہمارے بارے میں جانو گے تو خوف کے مارے تمہارا دم نکل جائے گا

کک۔۔۔مطلب۔۔۔دُم۔۔۔مگر میری دم کیسے نکل سکتی ہے۔۔ پروفیسر داؤد نے بُری طرح بوکھلانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا

اوہو۔۔۔دُم نہیں دم مگر۔۔۔یہ کیا۔۔۔تمہارے لہجے سے تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے تم ہمارا مذاق اڑا رہے ہو دوسری طرف سے چونکتے ہوئے کہا گیا

نن۔۔۔نہیں۔۔۔ پروفیسر اُس کے درست اندازے پر سچ مچ اچھل پڑے

اگر تم نے کسی کو مدد کے لیے بُلایا ہے تو سُن لو کہ ہمارے پاس تماری تینوں ٹیمیں قید ہو چکی ہیں اب صرف تمہی رہ چکے ہو

کک۔۔۔کیا۔۔۔اس بار پروفیسر صاحب سچ مچ چیخ اٹھے

ہاہاہا۔۔۔اب تمہاری چیخ اصلی لگتی ہے باہر سے اس بار مطمئن آواز آئی۔

کیا تم سچ کہہ رہے ہو تو میں دروازہ کھول دیتا ہوں تا کہ تم مجھے بھی وہاں پہنچا دو جہاں میرے ساتھی ہیں اس بار پروفیسر داؤد خاصے سنجیدہ تھے اس کے ساتھ ہی انہوں نے بٹن دبا دیا اور دروازہ کھلتا چلا گیا۔ باہر تین نقاب پوش کھڑے تھے جنہوں نے آگے بڑھ کر پروفیسر داؤد کو جکڑ لیا اور پھر انہیں تقریباً دھکیلتے ہوئے باہر لے گئے۔ باہر ایک سرخ رنگ کی وین تھی جس میں انہوں نے پروفیسر صاحب کو سوار کیا اور پھر وین تیزی سے باہر نکلتی گئی۔

وین جیسے ہی لیبارٹری کے احاطے سے باہر نکلی ایک جیپ دروازے پر آ کر رکی اور کامران مرزا تیزی سے باہر نکلے۔

چالاک سمندر

لگتا ہے انکل چڑیا کھیت چگ کر نکل رہی ہیں شوکی نے اس طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جس طرف سرخ وین جا رہی تھی اور انسپکٹر کامران مرزا تیزی سے دوبارہ جیپ میں سوار ہوئے۔انہوں نے ایک لمحے میں جانچ لیا تھا کہ واقعی پروفیسر صاحب کو اغوا کرنے والے نکل رہے تھے۔ چند ہی لمحوں بعد اُن کی جیپ سرخ وین کے پیچھے جا رہی تھی۔سرخ وین کا رخ اس وقت شہر کے باہر کی طرف تھا۔

ارے یہ تو سندر بن کے جنگل کی طرف جا رہے ہیں۔اچانک شوکی کی بوکھلائی ہوئی آواز گونج اٹھی۔

ارے تو اس میں اتنا گھبرانے کی کیا بات ہے۔آفتاب نے جل کر کہا۔

ارے بھئی سندر بن کی طرف ہی جا رہے ہیں ناں تو تم لوگ خواہ مخواہ کیوں الجھنے لگے۔انسپکٹر کامران مرزا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کیونکہ ہمیں کالی آنکھ نے وہاں آنے کا کہا تھا۔

اوہو تو یہ بات ہے۔انسپکٹر کامران مرزا کے چہرے پہ مسکراہٹ دو چند ہو گئی۔یہ تعاقب آدھا گھنٹا جاری رہا۔اس کے بعد جنگل کی حدود شروع ہو گئی۔سرخ وین والے خاصی رفتار سے جا رہے تھے۔شاید وہ تعاقب سے بے خبر تھے۔کچھ دور چلنے کے بعد سرخ وین کی رفتار آہستہ ہونے لگی۔اس کے ساتھ ہی انسپکٹر کامران مرزا نے جیپ روک دی اور سب کو پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔سرخ وین اس وقت بھی نظر آ رہی تھی۔وہ سب دوڑتے ہوئے اس طرف بڑھ رہے تھے۔دوڑتے دوڑتے انہوں نے سرخ وین کو رکتے دیکھ لیا تھا۔سرخ وین جس جگہ رکی تھی اس کے آس پاس کافی خیمے نظر آ رہے تھے۔اب ان خیموں سے انکا فاصلہ سات آٹھ سو گز ہی رہ گیا تھا جب انہوں نے انسپکٹر کامران مرزا کی طرف سے رکنے کا اشارہ ہوتے دیکھا۔وہ سب رک گئے۔

دیکھو میں جا رہا ہوں اس طرف تم لوگ درختوں کے پیچھے چھپ جاؤ۔میں دیکھ کر آتا ہوں کہ وہاں کون کون ہے اس کے ساتھ ہی انسپکٹر کامران مرزا دبے دبے انداز میں درختوں کے پیچھے چھپتے چھپاتے خیموں کی طرف بڑھ گئے اور شوکی وغیرہ تو اُن کی بات سنتے ہی غائب ہو گئے تھے۔اب اگر کوئی ادھر سے گزرتا بھی تو اسے یقین نہیں آ سکتا تھا کہ یہاں چند لمحے پہلے کوئی تھا بھی۔

طنز و مزاح

فرفر

استاد شاگرد سے:
ہمارے اسکول میں انسپکٹر صاحب آنے والے ہیں
وہ جو بھی پوچھیں فرفر جواب دینا۔
تھوڑی دیر کے بعد انسپکٹر صاحب تشریف لائے۔
انہوں نے آتے ہی ایک لڑکے سے سوال کیا۔
بتاؤ اکبر کہاں پیدا ہوئے۔
شاگرد: فرفر۔

بھکاری

ایک بھکاری نے بازار میں کسی عورت سے پیسے مانگے
تو اُس نے حقارت سے دیکھتے ہوئے کہا
"شرم نہیں آتی، بھیک مانگتے ہوئے؟
اچھے بھلے ہٹے کٹے تو ہو اور ہاتھ پاؤں بھی سلامت ہیں"۔
"تو کیا چند سکوں کی خاطر اپنے ہاتھ پاؤں کٹوالوں؟
" بھکاری نے تلملا کر کہا۔

دوبارہ

مالی (لڑکے سے) "بیٹا درخت پر کیا کر رہے ہو؟"
لڑکا (معصومیت سے) "آپ کے کچھ آم درخت سے گر گئے تھے،
انہیں دوبارہ لٹکا رہا ہوں"۔

طنز و مزاح

تیاری

ایک طالب علم نے اپنے ساتھی سے کہا۔
بھئی پیپرز کب ہو رہے ہیں۔
دوست نے جواب دیا، یکم جنوری سے۔
کوئی تیار بھی کی ہے۔
ہاں، ایک نیا قلم خریدا ہے،
نئے کپڑے سلوائے ہیں، نیا جوتا اور نئی گھڑی خریدی ہے۔

ڈرپوک

شوہر: (بیوی سے) "بیگم رات کو گھر میں چور گھس آئے
اور سارا سامان لے گئے اور انہوں نے مجھے مرغا بنا کر مارا۔
بیوی: "آپ نے شور کیوں نہیں مچایا۔"
شوہر: "واہ بھلا میں کوئی ڈرپوک ہوں جو شور مچاتا۔

انتخاب: ایلیف

دنیا بھر کے مختلف ممالک سے کچھ عجیب و غریب قوانین

ریاست کی طرف سے لاگو ہونے والے قوانین کا احترام کرنا ہر ملک کے شہریوں کا فرض ہوتا ہے۔لیکن دنیا کے بیشتر ملکوں میں ایسے حیرت انگیز قوانین بھی موجود ہیں جن کا علم اسی وقت ہوتا ہے جب آپ اس قانون کو انجانے میں توڑ چکے ہوتے ہیں۔دنیا کے ترقی یافتہ ملکوں امریکہ، یورپ اور برطانیہ سمیت دیگر مما لک میں ایسے عجیب و غریب قوانین آج بھی موجود ہیں جن کی پابندی کرنے کے لیے پہلے سے ان کے بارے میں جاننا بہت ضروری ہے۔آج ہم س عجیب وغریب اور دلچسپ قوانین میں سے کچھ کی معلومات دیتے ہیں۔

۱۔آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ ساموا کی ریاست میں بیوی کی سالگرہ کا دن بھولنا غیر قانونی ہے۔

۲۔اسی طرح میلان میں لوگوں کو قانونی طور پر چہرے پر مسکراہٹ رکھنے کا پابند بنایا گیا ہے۔یہاں صرف تدفین یا حادثے کے واقعات میں ہی مسکرانا منع ہے۔

۳۔برطانوی قانون کے تحت 'ہاوس آف پارلیمنٹ' کے اندر مرنا جرم ہے۔کہا جاتا ہے کہ لندن میں ہاوس آف پارلیمنٹ کا دورہ کرتے ہوئے اگر یہاں کسی کی موت واقع ہوجائے تو وہ شاہی روایت کے اعتبار سے اسٹیٹ تدفین کا حقدار تصور کیا جائے گا۔اسی طرح ہاوس آف پارلیمنٹ کے اندر فوجی وردی کے ساتھ داخل ہونا غیر قانونی ہے۔

۴۔خط پر ملکہ برطانیہ کی تصویر والا ٹکٹ الٹا چپکانا غیر قانونی ہے جس پر جیل کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔

۵۔یہاں کرسمس کے دن 25 دسمبر کو گھر پر قیمے کی پیٹیس تیار کرنا یا کھانا غیر قانونی ہے۔

۶۔ہر شہری کے لیے ضروری ہے کہ وہ ٹی وی خریدنے کے ساتھ لائسنس خریدنا نہ بھولے کیونکہ برطانیہ میں لائسنس کے بغیر ٹی وی رکھنا غیر قانونی ہے۔

دنیا بھر کے مختلف ممالک سے کچھ عجیب و غریب قوانین

۷۔ برطانیہ میں پارک یا باغیچے کی گھاس کو نقصان پہنچانا غیر قانونی ہے۔

۸۔ قطار میں کھڑے لوگوں کے لیے قطار توڑ کر آگے بڑھنا غیر قانونی ہے۔

۹۔ یہاں گھر کے اندر سے جواب نہ ملنے کے باوجود دروازے پر بار بار دستک دینا آپ کو مہنگا پڑ سکتا ہے جس کے لیے جرمانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔

۱۰۔ برطانیہ کے کسی بھی شہر میں کارپیٹ یا ڈورمیٹ کو جھاڑنا غیر قانونی ہے۔ صرف ڈورمیٹ کو صبح آٹھ بجے سے پہلے جھاڑا جا سکتا ہے۔

۱۱۔ برطانیہ میں سڑکوں پر بے ہودہ گانا گانا یا پرفارمنس دکھانا بھی خلافِ قانون ہے۔

۱۲۔ اٹلی کے شہر وینس میں سینٹ مارک اسکوائر پر کبوتروں کو دانا ڈالنا جرم ہے۔ اس کا مقصد کبوتروں کی تعداد کم کرنا ہے اور تاریخی عمارات کو نقصان سے بچانا ہے۔

۱۳۔ جرمنی کی پر ہجوم شاہراہ 'آٹوبان' پر گاڑی کا ایندھن ختم ہو جانے پر آپ کو جرمانہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے یہاں سفر کے لئے پٹرول کی ایکسٹرا بوتل رکھنا ضروری ہے، اس شاہراہ پر سینڈل یا چپل پہن کر ڈرائیونگ کرنا بھی جرم ہے۔

۱۴۔ بارسلونا میں شہر کی سڑکوں اور گزرگاہوں پر تھوکنا غیر قانونی ہے۔

۱۵۔ اسی طرح برما میں انٹرنیٹ حاصل کرنے والے کو جیل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

۱۶۔ یونان میں اونچی ہیل کی سینڈل پہن کر تاریخی مقامات کا دورہ کرنا غیر قانونی ہے۔

۱۷۔ ڈنمارک میں دن کے وقت سردیوں میں گاڑی کی ہیڈ لائٹس کو کم از کم ڈِم رکھنا ضروری ہے ورنہ جرمانہ ادا کرنا پڑ سکتا ہے۔

دنیا بھر کے مختلف ممالک سے کچھ عجیب و غریب قوانین

۱۸۔اسی طرح ڈنمارک میں ہوٹل میں اس وقت تک بل کی ادائیگی کرنا ضروری نہیں ہے جب تک آپ خود سے اس بات کا اقرار نہیں کرتے کہ آپ کا پیٹ بھر چکا ہے۔

۱۹۔امریکہ ریاست ٹینیسی میں اگر آپ ڈرائیونگ کرتے ہوئے سو جائیں تو یہ جرم تصور کیا جائے گا۔

۲۰۔واشنگٹن میں خود کو دولت مند والدین کی اولاد ظاہر کرنا جرم ہے۔

۲۱۔ہونولولو ہوائی میں غروبِ آفتاب کے وقت گانا گانا غیر قانونی ہے۔

۲۲۔ورجینیا میں ساحل سمندر پر پکنک منانے والوں کو شائستہ گفتگو کرنا ضروری ہے کیونکہ یہاں گالی گلوچ کرنا غیر قانونی ہے۔

۲۳۔آسٹریلیا میں اس جانور کا نام لینا غیر قانونی ہے جس کو آپ لنچ یا ڈنر میں کھانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

۲۴۔وکٹوریہ میں الیکٹریشن کا لائسنس نہ ہونے پر گھر کا بلب تبدیل کرنا جرم ہے۔

۲۵۔کینیڈا میں کرنسی ایکٹ کے تحت دکاندار کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ضرورت سے زیادہ ریزگاری لینے سے انکار کر سکتا ہے۔

۲۶۔سنگاپور میں چیونگم چبانا اخلاقی بدتہذیبی ہی نہیں بلکہ قانونی طور پر جرم ہے۔

۲۷۔تھائی لینڈ میں تھائی کرنسی 'بھات' پر موجود بادشاہ کی تصویر پر کھڑا ہونا غیر قانونی ہے۔

۲۸۔الاسکا میں اپنے کتے کو گاڑی کی چھت پر بیٹھا کر سفر کرنا جرم ہے۔

۲۹۔سپین میں یہ قانون ہے کہ اگر آپ کو نظر کی عینک لگی ہے تو ایک عینک آپ کی گاڑی میں بھی ہونی چاہیئے۔

۳۰۔سائپرس میں گاڑی چلاتے ہوئے آپ کچھ بھی پی نہیں سکتے۔ یہاں تک کہ آپ پانی پیتے ہوئے بھی پکڑے گئے تو جرمانہ دینا پڑ سکتا ہے۔

دنیا بھر کے مختلف ممالک سے کچھ عجیب و غریب قوانین

۳۱۔روس میں گندگی سے اٹی کار چلانا جرم ہے۔

۳۲۔برازیل میں اگر کوئی کار ایکسیڈنٹ میں مارا جاتا ہے تو اس کا شراب پینے کا ٹیسٹ کرانا لازمی ہوتا ہے۔

۳۳۔جنوبی افریکہ میں جانوروں کا سڑک پر سے گزرنے کے لئے اپنی گاڑی روکنا لازمی ہے۔

۳۵۔اس کے علاوہ برونائی، ملائشیا اور انڈونیشیا میں بدبودار پھل بس، ہوٹل یا ہوائی اڈے پر کھانا جرم ہے۔

انتخاب: ایلیف

مائکروفکشن

تایا تائی

کئی گھنٹوں کے سفر کے بعد تایا تائی ایک گاؤں کے بس اڈے پر اترے۔ سفر کی تھکاوٹ تھی اور گاؤں کا پینڈا (فاصلہ) ابھی کافی دور تھا۔ دونوں چلنے لگے۔ پر جلد ہی انھیں اپنا ارادہ ترک کر کے قریب لہلہاتے کھیتوں کے بیچ بنے ڈیرے کا رُخ کرنا پڑا۔

یہ تایا کے بھتیجے اقبال کا ڈیرہ تھا۔ نوکر نے مہمانوں کو دیکھ کر جلدی سے درختوں کے نیچے پڑی چار پائی پر کھیس ڈال کر انھیں بٹھایا۔ لسی لا کر پلائی اور کھانے کا پوچھا۔ کھانے کا سن کر مہمانوں کے چہرے پر تھوڑی بشاشت آ گئی۔ بس اڈے کا ڈھابہ، گرما گرم کھانا ان کی نظروں کے سامنے آ کر بھوک کی اشتہا مزید بڑھا گیا۔ اب نوکر حکم کا منتظر تھا اور ادھر دونوں میں تکرار شروع ہو گئی۔ تائی بھنا ہوا مُرغا کھانا چاہتی تھی اور تایا فش فارم کی تازہ مچھلی۔۔! ایک دوسرے کو قائل کرنے کے لیے دونوں میں گرما گرمی ہونے لگی۔ اتنے میں ان کا بھتیجا اقبال آ گیا۔ اس نے یہ صورتحال دیکھی تو دھیرے سے مسکرا دیا اور نوکر کو دونوں کا من پسند کھانا لانے کے لیے کہا۔

تھوڑی دیر بعد تندور کی گرم گرم تازی روٹیاں اور کھانا آ گیا۔ اقبال نے خود آگے بڑھ کر تایا کے آگے کھانے کی خوشبوئیں اڑاتی مچھلی رکھی اور تائی کے آگے لال گھی سے تر بتر مصالحے دار چٹپٹا مرغ۔۔ لیکن ایک شرط کے ساتھ کہ اب وہ دونوں صرف اپنا اپنا کھانا ہی کھائیں گے اور ایک دوسرے کی طرف دیکھیں گے بھی نہیں۔۔ کھانا شروع ہوا لیکن تھوڑی دیر بعد ہی تایا دزدیدہ نظروں سے بھنے مرغے کو دیکھ رہا تھا اور تائی کی للچائی نظریں مچھلی کی پلیٹ کا طواف کر رہی تھیں۔

تحریر: کائنات بشیر (جرمنی)

آؤ ہم بن جائیں تارے

آؤ ہم بن جائیں تارے
ننھے ننھے پیارے پیارے
دھرتی سے آکاش پہ جائیں
چمکیں دمکیں ناچیں گائیں
بادل آئے دھوم مچاتے
لے کر کالے کالے چھاتے
آؤ ہم بھی دھوم مچائیں
ان کے پردوں میں چھپ جائیں
آؤ آنکھ مچولی کھیلیں
مل کر سب ہمجولی کھیلیں
لو گلزارِ شفق کا جھولا
ڈالا آ کے دھنک نے جھولا
آؤ جھولیں اور جھلائیں
ان کے رنگ اُتار کے لائیں

انتخاب: بنت مسرور

خود پہ بھروسہ

کسی باغ کے ایک گھنے درخت پر ایک فاختہ نے اپنا گھونسلہ بنایا ہوا تھا جس میں وہ دن بھر اپنے بچوں کے ساتھ رہتی تھی اور اُن کو دانہ دنکا بھی چگاتی تھی۔ وہ بہت خوش تھی کیونکہ اب اُن بچوں کے بال و پر بھی نکلنے لگے تھے۔ ایک روز فاختہ کو اُسکے بچوں نے بڑی پریشانی کے عالم میں یہ بتایا: "ماں ایسا لگ رہا ہے کہ ہمارا گھونسلہ برباد ہونے والا ہے، آج اس باغ کا مالک اپنے بیٹے کے ساتھ یہاں آیا تھا اور اُس سے کہہ رہا تھا کہ اب پھل توڑنے کا زمانہ آ گیا ہے، کل میں اپنے دوستوں کو ساتھ لاؤں گا اور اُن کی مدد سے اِس درخت کے پھل توڑوں گا۔ میرے بازو میں تکلیف ہے اسلئے یہ کام تنہا نہیں کر سکتا، مجھے اپنے دوستوں کی مدد کی ضرورت ہو گی" یہ سُن کو فاختہ نے بچوں کو تسلی دیتے ہوئے کہا: "فکر مت کرو وہ کل اپنے دوست کے ساتھ نہ یہاں آئے گا اور نہ ہی پھل توڑے گا۔" اور پھر واقعی ایسا ہی ہوا باغ کا مالک نہ خود آیا اور نہ اُسکا دوست وہاں پہنچا۔ اسی طرح کئی روز گزر گئے تو ایک روز وہ پھر باغ میں آیا۔ اُس وقت بھی فاختہ اپنے بچوں کے پاس نہیں تھی۔ اُس نے درخت کے نیچے کھڑے ہو کر کہا "میرے دوستوں نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا، اسلئے میں یہاں سے پھل نہیں توڑ سکا مگر کل میں یہ کام ضرور کر ڈالوں گا کیونکہ اس بار انہوں نے آنے کا پکا وعدہ کیا ہے" جب فاختہ واپس لوٹی تو اُسکے بچوں نے یہ بات فاختہ کو بتائی تو اس نے بے پرواہی سے کہا "بچو تم پریشان نہ ہو کیونکہ اس بات بھی نہ وہ خود آئے گا اور نہ اُسکے دوست آئیں گے" غرض اِسی طرح یہ دن بھی گزر گیا اور فاختہ کے کہنے کے مطابق نہ باغ کا مالک وہاں آیا اور نہ ہی اُسکا کوئی دوست۔ فاختہ کے بچے اب کچھ زیادہ ہی مطمئن ہو گئے تھے۔ چند روز بعد باغ کا مالک اپنے بیٹوں کے ساتھ وہاں پہنچا اور درخت کے نیچے کھڑے ہو کر بولا: "میرے دوست صرف نام کے دوست ہیں، انہیں مجھ سے کوئی ہمدردی نہیں۔ ابھی تک کئی بار وعدے کر کے ٹال گئے لیکن اب مجھے اُن کی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔ میں خود ہی کل تم سب کے ساتھ مل کر اس درخت کے پھل توڑوں گا۔ ویسے بھی مجھے دوسروں پر بھروسہ کرنے کی بجائے اپنے آپ پر بھروسہ کرنا چاہیے، اسی میں بہتری ہے" جب فاختہ نے یہ بات سنی تو وہ پریشانی کے عالم میں بولی "بچو اب ہمیں فوری طور پر یہاں سے جانا ہوگا۔ جب تک باغ کا مالک دوسروں پر بھروسہ کر رہا تھا، اُسکا کام نہیں ہو رہا تھا مگر آج اُس نے خود پر بھروسہ کرتے ہوئے خود ہی پھل توڑنے کا ارادہ کیا ہے تو وہ ضرور کامیاب ہو جائے گا، اسلئے اب ہمیں یہاں سے جانا ہی ہو گا، پھر وہ اپنے بچوں کو ساتھ لے کر وہاں سے پرواز کر گئی۔

تحریر: روبینہ ناز

انتخاب: بنت مسرور

فرمائشی سفرنامہ

مکران کوسٹل ہائی وے کے جلوے

تحریر: نسرین غوری
nasreenghori.blogspot.com

''دادو۔۔۔کب آئیگا''

یہ وہ سوال تھا جو ہمارے پیر پٹھو/سخی داتار کے سفر کے دوران فاطمہ نے بیسیوں بار ابو سے پوچھا ہوگا۔ ہم سویرے سویرے پیر پٹھو، ٹھٹہ کے لیے گھر سے چلے تھے۔ لیکن راستے میں پیالہ ہوٹل پہ ناشتہ وغیرہ کرتے کچھ وقت گزرا، پھر ہم نے ایک نئے راستے سے بذریعہ سجاول بائی پاس جانے کا فیصلہ کیا جو شاید ٹھٹہ میں سے گزرنے کی نسبت زیادہ طویل لیکن رش سے مبرا تھا۔ سو جب ہم اپنے میزبانوں کے ہاں پہنچے تو تقریباً رات ہو چکی تھی، درمیان پر ایک جگہ لنچ کے لیے بھی رکے۔ جہاں ہم جا رہے تھے فاطمہ وہاں بچپن سے جاتی ہے۔ کئی بار جا چکی ہے، وہاں ہر سائز اور عمر کے بچے ہوتے ہیں جو اردو بالکل نہیں جانتے لیکن بچوں کا ڈاک خانہ زبان کی سرحدوں سے بلند و بالا ہوتا ہے۔ سو اس کی بچوں کے ساتھ خوب بنتی ہے۔ پھر وہاں گائے، گدھے، مرغیاں، بلی کتے اور بکریاں وغیرہ بھی ہوتے ہیں تو اسکا دل خوب لگتا ہے۔ اب کچھ تو راستے کی طوالت اور کچھ وہاں مزے کرنے کی جلدی نے فاطمہ کو بیزار کیا ہوتا تھا اور اس نے بار بار ابو سے" دادو کب آئے گا" پوچھ پوچھ کر باقیوں کو بے زار کر دیا تھا۔

اگر ہم تمہیں کنڈ ملیر لے کر جائیں گے تو وہ تو بہت دور ہے، اگر تم یہاں بور ہو رہی ہو تو کنڈ ملیر کیسے جاو گی" ابو نے فاطمہ سے پوچھا۔ کنڈ ملیر فاطمہ کی کمزوری تھا۔ فاطمہ نے کنڈ ملیر کے پچھلے ٹرپس کی بے تحاشا تصاویر دیکھ رکھی تھیں اور دیکھ دیکھ کر اور قصے سن سن کر اس کا پیمانۂ شوق کنڈ ملیر جانے کو لبریز تھا بلکہ ابلا پڑتا تھا۔ باقی لوگ کنڈ ملیر اس سے پہلے جا چکے تھے لیکن فاطمہ نے ابھی تک نہیں دیکھا تھا۔

فرمائشی سفرنامہ

چترنا آئی لینڈ کے ٹرپ کے دوران مسٹر اینڈ مسز مزمل نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ کاش وہ کبھی کنڈ ملیر پر نائیٹ کیمپنگ کر سکیں۔ہم اس سے پہلے کنڈ ملیر پر نائیٹ کیمپنگ کر چکے تھے۔ایک بار ایک اور فیملی کے ساتھ اور دوسری بار بس ہم ہی ہم تھے تن تنہا۔سو مزمل سے یہ سنتے ہی ہم نے انہیں نائیٹ کیمپنگ کی آفر کر دی اور وعدہ کر لیا کہ ہم جب بھی کنڈ ملیر جائیں گے ،انہیں ساتھ لے جائیں گے۔سو یہ طے ہو گیا کہ ہم دو خاندان ایک ساتھ کنڈ ملیر پر نائیٹ کیمپنگ کریں گے،اس میں کچھ انکا شوق اور کچھ کچھ ہماری اپنی غرض بھی شامل تھی۔

کنڈ ملیر جنت نظیر ارض پاک پر ایک ایسا خطہ ہے جہاں حضرت انسان کے قدم کم ہی پڑے ہیں۔گو کہ اب سوشل میڈیا کی آمد کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی اور سنی سنائی کی بنیاد پر آمدورفت بڑھ گئی ہے لیکن پھر بھی ایک اندازے کے مطابق کے ٹو بیس کیمپ جانے والوں کی تعداد آج بھی کنڈ ملیر جانے والوں سے زیادہ ہی ہوگی۔اسکی ایک وجہ تو شمالی علاقوں کی مشہوری ہے۔جو مستنصر حسین تارڑ المعروف چاچا جی نے حسب توفیق کی ہے،باقی کثر انکے بہکائے ہوئے نوجوانوں نے مزید پوری کر دی ہے۔بلاشبہ پاکستان کے شمالی علاقے اس تعریف اور مشہوری کے شایان شان ہیں۔لیکن پاکستان کے جنوبی علاقے بھی اپنی ایک شان بلکہ شانِ بے نیازی رکھتے ہیں۔پاکستان کے جنوبی علاقے ،شمال کی طرح ہر ایک کی آنکھوں کو اپنے حسن سے خیرہ نہیں کرتے۔جنوبی پاکستان کے حسن سے لطف اندوز ہونے کے لیے ایک خاص ذوق اور ایک خاص نظر چاہیے جو ہر ایک کے پاس نہیں ہوتی۔یہ ایسے ہی ہے کہ جیسے ایک طرف "گورے رنگ کا زمانہ کبھی ہوگا نا پرانا" تو دوسری طرف "میرا کالا ہے دلدار تے گوریاں نوں پراں کرو"۔جن کو سانولی سلونی سی محبوبہ چاہیئے ہو ان کے لیے چٹیاں کلائیاں کوئی معنی نہیں رکھتیں۔

فرمائشی سفرنامہ

اب سوشل میڈیا خصوصاً فیس بک کی آمد کے ساتھ ہی آن لائن ٹوور آپریٹرز کی مشرومنگ سے ملکی سیاحت کو خاطر خواہ فائدہ ہوا ہے اور پاکستانیوں کے قدم ان اونچائیوں اور وسعتوں تک پہنچنے لگے ہیں جہاں اس سے پہلے فرنگی کافر ہی پہنچ پاتے تھے۔ جہاں شمالی علاقوں میں ملکی ٹوورزم بڑھا ہے وہاں ملک کے جنوبی حصوں میں بھی نقل حرکت نظر آنے لگی ہے۔ کراچی والے بے چارے جن کے لیے لے دے کر ایک ساحل ہی ہے تفریح کے لیے، وہاں بھی نئے سال، کرسمس، عید بقرعید پر پابندیاں لگا دی جاتی ہیں۔ ایسے میں کراچی کے نوجوان کراچی کے نزدیک ترین لیکن کراچی سے باہر تفریحات تلاشنے لگے ہیں۔ گڈانی تو اب وہ رضیہ بن چکا ہے جو مکمل طور پر غنڈوں میں گھر چکی ہے۔ شب بریکنگ یارڈز نے گڈانی کے خوبصورت ساحل کو حبس بے جا میں رکھا ہوا ہے۔ اور آنے جانے والوں کو ٹھیک ٹھاک ہراساں کرتے ہیں۔ سو اب کراچی والے "پرے سے پرے پراں اور بھی ہیں" کے مطابق کنڈ ملیر جانے لگے ہیں۔ چند ایک ٹوور آپریٹر بھی باقاعدہ ہر ویک اینڈ پر کنڈ ملیر ٹرپس لے جانے لگے ہیں۔ گو کہ ابھی تک بلوچستان کی دہشت باقی ہے، بی ایل اے کا خوف اور افواہیں بھی گردش میں رہتی ہیں۔ پھر بھی دیوانے رسیاں تڑا کر نکل ہی جاتے ہیں۔

مکران کوسٹل ہائی وے شاید پاکستان کی خوبصورت ترین شاہراہ ہے جہاں وقت اور فاصلے کی ساری پیمائشیں ختم ہو جاتی ہیں۔ اور راستہ فیول اور پانی سے ناپا جاتا ہے۔ راستے میں کہیں صحرا، کہیں بیاباں، کہیں پہاڑ، تو کہیں سمندر، کہیں کہیں نخلستان۔ پہاڑوں کی قدرتی سنگ تراشی سے بنی اشکال، اللہ اللہ۔ اس شاہراہ کو متصور کرنے والوں، ڈیزائن کرنے والوں، تعمیر کرنے والوں اور اس کی دیکھ بھال کرنے والوں پر اللہ اپنی رحمتیں نازل کرے۔ ایسا لگتا ہے جیسے

دین، زمین، سمندر، دریا صحرا، کوہستان
سب کے لیے سب کچھ ہے اسمیں، یہ ہے پاکستان

اسی خطہ ارضِ پاک کے لیے کہا گیا تھا۔

فرمائشی سفرنامہ

فاطمہ اور مزمل سے کیے وعدے کو دو سال ہونے کو آئے لیکن درمیان میں کچھ نہ کچھ ایسا ناگہانی ہوتا رہا کہ وعدہ وفا ہونے کا موقع آ ہی نہیں رہا تھا۔ ابو سدا کے آوارہ مزاج، ہر ہفتے کسی نہ کسی کے ساتھ اپنا کنڈ ملیر کا پروگرام بنا کر آجاتے، لیکن کسی نہ کسی وجہ سے وہ پروگرام کینسل ہو جاتا۔ شروع میں تو ہم ایسی اطلاع پر ابو کو جذباتی بلیک میلنگ کر کے باز رکھنے کی کوشش کرتے کہ اب آپ ہمارے "اکلوتے والدین" رہ گئے ہو، اگر آپ کو کچھ ہو گیا تو ہم کیا کریں گے، لیکن جب تواتر سے پروگرام فیل ہونے لگے تو ایسی اطلاعات پر ہم بس مسکرا کر انہیں دیکھتے اور کہتے کہ ہاں ہاں ٹھیک ہے، چلے جائیں۔ اور پھر پروگرام کینسل ہو جاتا اور ابو شدید مایوس ہوتے۔ اس بار بھی ایسا ہی ہوا۔ ہم نے کہا کہ چھوڑیں سب کو ہم مزمل سے پوچھ لیتے ہیں اگر وہ ہاں کرتا ہے تو اسی ہفتے چلتے ہیں، موسم بھی مناسب ہے۔ اور مزمل اینڈ کمپنی تو جیسے انتظار میں بیٹھی تھی۔

ہیلتھ نالج

پودینے کے حیرت انگیز طبی فوائد

پودینہ کو تو آپ نے دیکھا ہی ہوگا اور اس کی مہک ہوسکتا ہے پسند بھی کرتے ہو جبکہ مختلف پکوان تو اس کے بغیر ادھورے لگتے ہیں۔ مگر کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ سبز پتے آپ کی صحت پر کیا جادوئی اثرات مرتب کر سکتے ہیں؟ اگر نہیں تو ضرور جان لیں۔

سانس کی بو سے نجات:
ہوسکتا ہے کہ آپ کو علم نہ ہو مگر پودینے کا تیل ایک اچھا ماؤتھ واش کا کام بھی کرسکتا ہے، یہ قدرتی طور پر سانسوں کو مہکاتا ہے جبکہ کیویٹیز کو کم کرتا ہے، اس تیل کا ایک قطرہ زبان پر ٹپکائیں اور بس۔

اضافی جسمانی توانائی:
اگر تو آپ کو اکثر جلد تھکاوٹ محسوس ہونے لگتی ہے تو پودینے کی مہک فائدہ مند ثابت ہوسکتی ہے، ایک تحقیق کے مطابق پودینے کی مہک ذہن کو زیادہ چوکنا، کارکردگی کو بہتر اور عزم بڑھاتی ہے، جس کی وجہ اس مہک کا اعصابی نظام کو حرکت میں لانا ہوتا ہے۔

سر درد سے نجات:
چند قطرے پودینے کے تیل سے پیشانی پر مالش کرنے سے سر درد کی شدت میں پندرہ منٹ کے اندر کمی لائی جاسکتی ہے اور اسے کافی دیر تک خود سے دور رکھا جاسکتا ہے۔

زکام سے نجات:
مینتھول اکثر نزلہ زکام اور کھانسی کی ادویات میں شامل کیا جانے والا اہم جز ہوتا ہے اور یہی پودینے کی مہک کا باعث بھی ہوتا ہے۔ پودینے سے چائے بنا کر اس کی بھاپ میں سانس لینا ناک کے متعدد مسائل سے بچا سکتا ہے۔

ہیلتھ نالج

پودینے کے حیرت انگیز طبی فوائد

ہاضمے کے مسائل دور کریں:
ایک تحقیق کے مطابق پودینہ پتے میں پائے جانے والے سیال بائل کی روانی کو بہتر کر کے معدے کے مسلز کو آرام پہنچاتا ہے، جب ایسا ہوتا ہے تو غذائیں آسانی سے معدے سے گزر جاتی ہے جبکہ گیس، پیٹ پھولنے اور ہیضہ کا امکان کم ہوتا ہے۔ کھانے کے بعد ایک کپ پودینے کی چائے کا استعمال اس حوالے سے فائدہ مند ہو سکتا ہے۔

کھانے کی اشتہا کو کم کریں:
ایک رپورٹ کے مطابق پودینے کے تیل کی مہک بھوک بھگاتی ہے، اس طرح بے وقت منہ چلانے کی عادت پر قابو پایا جا سکتا ہے جبکہ اس سے پیٹ بھرنے کا احساس بھی جلد ہوتا ہے۔

دل متلانے کی کیفیت کم کرے:
پودینہ سانس کے کنٹرول میں مدد دیتا ہے جس سے قے کی علامات میں آرام ملتا ہے، اس کی وجہ یہی ہے کہ پودینہ بائل کو حرکت میں لا کر معدے کے مسلز کو آرام پہنچاتا ہے، جو متلی کی کیفیت میں قابو پانے میں بھی مدد دیتا ہے۔

پٹھوں کے درد میں ریلیف:
پودینے کا تیل قدرتی درد کش دوا اور پٹھوں کو سکون پہنچانے کا کام کرتا ہے، خاص طور پر اگر کمر درد ہو یا پٹھے سوج گئے ہوں۔

از فیصل اسلم

نزلہ زکام، فلو سے نجات کا آسان ترین نسخہ

حضرت علیؑ نے فرمایا: ”آتی ہوئی اور جاتی ہوئی سردی سے بچو“ آج کل جس کو بھی دیکھ رہا ہوں وہ نزلہ ، زکام، فلو کی شکایت میں مبتلاء ہے جب آپ کو احساس ہو کے مجھ کو فلو وغیرہ ہونے والا ہے یعنی ابتداء ہی ہو تو آپ اس کام کو انجام دیں مرض انشاء اللہ صحیح ہو جائے گا آگے نہیں بڑھے گا۔

ایک امریکی یونیورسٹی نے اس کا آسان ترین حل بتایا ہے ملاحظہ فرمائیں:

رات کے کھانے سے پہلے ایک کپ گرم پانی کا پئیں پھر رات کا کھانا کھائیں اور ایک گھنٹے کے بعد سو جائیں صبح آپ بیدار ہوں گے تو تندرست و توانا ہوں گے، امریکی یونیورسٹی نے اس کا تجربہ 2500 افراد پر کیا جس میں سے 2235 پہلے دن اور باقی کو دو دن میں آرام آ گیا اور اُن کا فلو ختم ہو گیا۔

بے شک ”پرہیز علاج سے بہتر ہے“ آپ کو جب بھی ”فلو“ وغیرہ کا احساس ہو اس عمل کو انجام دیں ضرور فرق محسوس کریں گے۔

انتخاب: ایلیف

بنت مسرور کا استر خوان

ویج مایو سینڈوچ

اجزاء:

بریڈ سلائس دو عدد

مایونیز ایک کھانے کا چمچ

آئس برگ ایک پتہ

ٹماٹر ایک عدد

کھیرا ایک عدد

چیز سلائس ایک عدد

ترکیب:

۔ایک بریڈ سلائس لیں اور اس پر مایونیز، آئس برگ، ٹماٹر، کھیرے اور چیز سلائس رکھ کر دوسرا بریڈ سلائس رکھ دیں۔

۔آپکی مزیدار وجیٹیبل سینڈوچ تیار ہے۔

پکانے کا وقت: بیس منٹ

بنت مسرور کا استرخوان

بریڈ کٹلٹس

اجزاء

اُبلے ہوئے آلو تین سو گرام

اُبلا ہوا چکن پانچ سو گرام

اُبلی ہوئی دال مونگ ایک سو گرام

پیاز ایک عدد

ٹماٹر ایک عدد

سبز شملہ مرچ ایک عدد

سبز دھنیا دس گرام

کلونجی پندرہ گرام

سبز مرچ چار عدد

نمک حسبِ ذائقہ

ہلدی آدھا چائے کا چمچ

لال مرچ کُٹی ہوئی ایک کھانے کا چمچ

لال مرچ پاؤڈر ایک کھانے کا چمچ

سوکھا دھنیا ایک کھانے کا چمچ

بریڈ سلائس دو عدد

کھانے کا تیل حسبِ ضرورت

ترکیب

۔ایک باؤل میں اُبلے ہوئے آلو لیں اور اس میں اُبلا ہوا چکن، اُبلی ہوئی دال مونگ، پیاز، ٹماٹر، سبز شملہ مرچ، سبز دھنیا، کلونجی، سبز مرچ، نمک، ہلدی، لال مرچ کُٹی ہوئی، لال مرچ پاؤڈر اور سوکھا دھنیا ڈال کر اچھی طرح مکس کر لیں۔

۔اب ایک بریڈ سلائس لیں اور ہلکا سا دبا لیں اور تیار کیا ہوا مکسچر ڈال کر دوسرا بریڈ رکھ کر بند کر دیں۔

۔اب تیار ہوئے کٹلس کو انڈے میں ڈِپ کر کے گولڈن براؤن ہونے تک ڈیپ فرائی کر لیں۔

۔آپکا مزیدار بریڈ کٹلس تیار ہے۔

پکانے کا وقت: پچیس منٹ

بنت مسرور کا استرخوان

لیمن سافلے

اجزاء

پانی ایک چوتھائی کپ
لیمن جوس ایک چوتھائی کپ
چینی ایک چوتھائی کپ
وہیپ کریم ایک چوتھائی کپ
جیلاٹن ایک کھانے کا چمچ
ونیلا ایسنس ایک کھانے کا چمچ
انڈے تین عدد

ترکیب

۔ایک پین میں پانی لیں اور اس میں لیموں کا رس، چینی ڈال کر ایک منٹ تک پکا لیں۔
۔اب ایک باؤل میں وہیپ کریم لیں اور مکسر کی مدد سے اچھی طرح مکس کر لیں۔
۔اب ایک باؤل میں تیار کیا ہوا لیموں کا رس لیں اور اس میں جیلاٹن ڈال کر مکس کر لیں۔
۔اب اس میں ونیلا ایسنس ڈال کر رکھ دیں۔
۔اب انڈوں کی زردی اور سفیدی کو الگ الگ کر لیں۔
۔اب انڈے کی سفیدی لیں اور اچھی طرح مکس کر لیں اور تیار کیے ہوئے لیموں کے مکسچر میں ڈال کر مکس کر لیں۔
۔اب میں وہیپ کریم ڈال کر مکس کر لیں۔
۔اب اس میں انڈے کی زردی ڈال کر مکس کر لیں۔
۔اب ایک برتن میں تیار کیا ہوا مکسچر ڈال کر اس میں تیار کیا ہوا لیموں کا مکسچر ڈال کر فروٹ کاکٹل کی ٹوپنگ کر لیں۔
۔آپکا مزیدار لیمن سوفلے تیار ہے۔

پکانے کا وقت: تیس منٹ

کچن ٹپس

۱۔ پلاؤ بریانی کے لئے جب پیاز کے لچھے فرائی کریں تو اس میں تھوڑی چینی چھڑک دیں، پیاز جلدی سنہری ہو جائیں گے۔

۲۔ سالن اگر پتلا رہ جائے تو اس میں 5 تا 6 عدد کاجو یا بادام کا پیسٹ شامل کر دیں۔ سالن گاڑھا اور خوش ذائقہ ہو جائے گا۔

۳۔ گریوی سے فالتو پانی خشک کرنے کے لئے، چائے کے دو چمچ خشخاص توے پر ہلکا سا بھون لیں اب اس کی پیسٹ بنا کر سالن میں شامل کریں، اور ہلکی آنچ پر پکا لیں، سالن گاڑھا ہو جائے گا۔

۴۔ پکوڑوں کو نرم بنانے کے لئے اس کے آمیزے میں 2 چائے کے چمچ گرم تیل شامل کریں۔

۵۔ سخت پنیر کو نرم کرنے کے لئے کچھ دیر نمک ملے گرم پانی میں رکھ دیں۔

انتخاب: بنت مسرور

بیوٹی کارنر

سردیوں میں اپنی خوبصورتی کو برقرار رکھنے کی تدابیر

سردیوں کا موسم نہایت دلکش اور حسین ہوتا ہے مگر جب آپ باہر نکلتے ہو تو سرد ہوا اور سردی سے آپ کے چہرے پر برے اثرات مرتب ہوتے ہیں خاص طور پر جب آپ ایسے کمرے سے باہر نکلتے ہیں جہاں ہیٹر لگا ہو، اس کے برعکس سکن سرد ٹمپریچر برداشت نہیں کر سکتی، جس کی وجہ سے جلد پھٹ جاتی ہے اور ریڈنیس آجاتی ہے جو کافی تکلیف دہ ہوتی ہے، سردیوں میں سکن خراب ہونے کے نتیجے میں ہاتھ اور پاؤں پھٹ جاتے ہیں اور بعض دفع تو پاؤں کی ایڑھیوں سے خون نکلنے لگتا ہے، ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ اپنی جلد کی حفاظت کیسے کر سکتے ہیں، سردی حساس جلد پر بہت جلد اثر انداز ہو جاتی ہے، خوبصورت نظر آنا ہر انسان کا خواب ہوتا ہے اس لئے ضرور ہے کہ آپ اپنے چہرے، ہاتھ اور پاؤں کا بہت خاص خیال رکھیں تاکہ آپ سردیوں کو انجوائے کر سکیں۔

سردیوں میں سکن خراب ہونے کی وجوہات:

۱۔ سردیوں میں خشک اور ٹھنڈی ہواؤں کے چلنے سے خشکی اور سکری آجاتی ہے، جلد پھٹ جاتی ہے اور کالی لکیریں پڑ جاتی ہیں، جس کی وجہ سے آپ کی خوبصورتی کو گرہن لگ جاتا ہے۔

۲۔ زیادہ گرم پانی کا استعمال بھی جلد کو خشک اور سکن کو سخت کرنے کا باعث بنتا ہے۔

۳۔ سردیوں میں پانی کم پینے سے بھی سکن میں شائننگ ختم ہو جاتی ہے۔

۴۔ زیادہ گرم پانی سے نہانے کی وجہ سے بال خراب ہو جاتے ہیں، اور خشکی سکری جیسے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

۵۔ سردیوں میں دھوپ اچھی لگتی ہے مگر سکن کی ساخت خراب ہو جاتی ہے، بعض دفعہ تو الرجی، سکن کینسر، ریڈنیس جیسے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ہیٹر کے نزدیک زیادہ نہ بیٹھے کیونکہ اس کی وجہ سے سکن کا پانی خشک ہو جاتا ہے اور سکن بدنما ہو جاتی ہے۔

بیوٹی کارنر

سردیوں میں اپنی خوبصورتی کو برقرار رکھنے کی تدابیر

سردیوں میں آپ اپنی سکن کی حفاظت کیسے کر سکتے ہیں:

۱۔سرد ہواؤں سے آپکے چہرے، ہاتھوں اور پاؤں بلکہ پورے جسم پر مضر اثرات مرتب ہو سکتے ہیں، اپنے حسن کو برقرار رکھنے کے لئے موسچرائیزنگ کریم کا استعمال کریں۔

۲۔سردیوں میں کچی سبزیوں کا استعمال زیادہ کر دینا چاہیے کیونکہ ان میں پانی کی وافر مقدار موجود ہوتی ہے۔

۳۔روزانہ دس گلاس پانی پئیں۔

۴۔آدھ کپ پانی میں تین قطرے زیتون کا تیل اور پانچ سے چھ قطرے گلسرین کو لے کر مساج کرے، اس سے رنگت صاف ہو گی اور چہرہ نرم و ملائم ہو جائے گا۔

۵۔اچھی کمپنی یا گھر کا بنایا ہوا کلینزا استعمال کریں، کلینز نگ گردن سے شروع کی جاتی ہے اور درمیان کی دونوں انگلیوں کا استعمال کریں اس سے بلڈ سرکولیشن تیز ہوتی ہے۔

۶۔سردیوں میں دھوپ کے مضر اثرات سے سکن کو محفوظ رکھنے کے لیے سن بلاک کا استعمال کریں۔

۷۔ہاتھ اور پاؤں پر گلسرین، عرق گلاب، اور لیموں کو مکس کر کے لگائیں، ہاتھ اور پاؤں صاف ہو جائیں گے۔

۸۔ہر روز موسچرائیزنگ لوشن سے کلینزنگ کریں اور ہفتے میں ایک بار فشل ضرور کروائیں۔

۹۔نہانے سے پہلے اور بعد میں پورے جسم پر ناریل کے تیل کا مساج کریں پھر نہائیں۔

۱۰۔جن لوگوں کے سردیوں میں ہونٹ خشک ہو جاتے ہیں ان کو چاہیے کہ سونے سے پہلے ہونٹوں پر زیتون کا آئل لگائیں مگر دن میں کوئی بھی چیپ سٹک کا استعمال کر سکتے ہیں۔

انتخاب: گل رُخ

اونچی ہیل والے جوتوں کے نقصانات

دنیا بھر میں خواتین کو اونچی ہیل والی جوتیاں بہت پسند ہوتی ہیں اور یہ خواتین میں عمر کے ہر حصے میں مقبول ہوتی ہیں لیکن وقتاً فوقتاً ہونے والی تحقیقات میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اونچی ہیل والی جوتی خواتین کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے۔ہیل کے کچھ نقصانات درج ذیل ہیں۔

☆ کمر درد:

لمبی ہیل کا ریڑھ کی ہڈی پر انتہائی نقصان دہ اثرات ہوتے ہیں جس کی وجہ سے کمر میں مستقل درد رہتا ہے۔

☆ ایڑھیوں میں کھنچاؤ:

لمبی ہیل پہننے سے پاؤں میں مستقل تناؤ رہتا ہے جس کی وجہ سے ایڑھیاں بھی متاثر ہوتی ہیں۔

☆ دماغ پر اثرات:

دو انچ سے لمبی ہیل کے بہت سے نقصانات ثابت ہوئے ہیں۔طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ لمبی ہیل کی وجہ سے دماغ کی جانب خون کی حرکت کم ہو جاتی ہے اور اس کے کئی پیچیدہ اور خطرناک اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

☆ اعصاب پر منفی اثرات:

کمر میں مستقل درد کے باعث گردن کے پٹھے کھنچ جاتے ہیں جس کے نتیجے میں پورے جسم جسم کے پٹھے درد اور تناؤ کا شکار ہو جاتے ہیں۔

☆ بھدے پاؤں:

وہ خواتین جو ہیل کا بہت زیادہ استعمال کرتی ہیں۔ان کے پاؤں بھدے ہو جاتے ہیں اور ان کے انگوٹھے بھی ٹیڑھے ہو جاتے ہیں۔

انتخاب: بنت مسرور

فورم سروے (ایلیف)

پاکستانی پوائنٹ میگزین ٹیم نے اس بار ممبرز سے فورم کے حوالے سے ان کے تاثرات جاننے کے لئے ایک سروے کیا جس میں کچھ سوالات پوچھے گئے تھے۔ آئیں جانتے ہیں وہ سوالات کیا تھے اور ممبرز نے ان کے کیا جوابات دیئے ہیں۔

۱۔ پاکستانی پوائنٹ میں کیسے آنے کا اتفاق ہوا؟
۲۔ اگر فورم (Get Together) رکھی جائے تو سب سے پہلے کس ممبر سے ملنا پسند کرینگے؟
۳۔ پاکستانی پوائنٹ میگزین کے بارے میں آپ کی مختصر رائے؟
۴۔ پاکستانی پوائنٹ کے لئے کوئی پیغام؟

محسن علی

۱۔ وجہ وہی تھی جو پاکستانی پوائنٹ آنے والے اکثر ممبرز کی ہوتی ہے یعنی اردو ناولز اور میگزینز کی تلاش اور ذریعہ تھا گوگل
۲۔ میں تو سبھی سے مل لوں گا پر مجھ سے کون ملے گا کہ میں انتہائی درجے کا بور آدمی ہوں۔
۳۔ رائے تو اس چیز کے بارے میں دی جاتی ہے جسکا آدمی استعمال کرے۔
۴۔ پی پی کو کچھ کہنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے اس لیے اتنا ہی کہوں گا کہ" کیپ اپ داگڈ ورک۔

فورم سروے (ایلیف)

آزاد

۱۔عمران سیریز کے ناولز ڈھونڈتے ڈھونڈتے یہاں آیا اور پھر واپس جایا ہی نہیں گیا۔
۲۔حسیب بھائی سے بات ہوئی لہجے سے ٹھیٹھ دیسی لگتے ہیں بس انہی سے۔۔۔کیونکہ میں بھی دیسی ہوں اور وقار بھائی سے ملتے ہوئی بھی ڈر لگتا ہے۔۔کیونکہ جتنا تنگ انہیں میں کرتا ہوں لگتا ہے ملاقات پہ۔آفتاب اقبال کے کالمز میں لفظ لتریشن بڑا استعمال ہوتا تھا۔
۳۔ایک سپنا ہے جیسے ایک ویب سائٹ نے اپنا رسالہ اور اب اپنا چینل نکالا ہے اسی طرح پاکستانی پوائنٹ بھی ترقی کرتا ہوا آگے بڑھتا چلا جائے اور پرنٹ میڈیا میں شامل ہوجائے۔
۴۔بڑھے چلو بڑھے چلو۔۔۔۔ساتھ اپنے ہم کو لے کر بڑھے چلو بڑھے چلو۔

علی مجتبیٰ

۱۔بچوں کی کتابیں پڑھنے کیلیئے پاکستانی پوائنٹ میں آیا۔
۲۔احسان الحق صاحب سے۔
۳۔پاکستانی پوائنٹ میگزین بہت ہی اچھا میگزین ہے
۴۔پاکستانی پوائنٹ بہت ہی اچھا فورم ہے۔

فورم سروے (ایلیف)

بلیک سوان

۱۔ پاکستانی پوائنٹ پر کچھ آئی ٹی کے کورسز ڈھونڈتے ڈھونڈتے پہنچی تھی۔ اور پھر کورس تو کہیں گم ہوگیا لیکن میں یہیں کی ہوگئی۔

۲۔ واہ۔۔ بہترین آئیڈیا ہے۔۔ ملنا تو سب سے چاہوں گی۔
لیکن فورم پر سب سے پہلے خوشبو سس سے دوستی ہوئی ہے۔۔ اس لیے ملنا بھی پہلے انہی سے چاہوں گی۔

۳۔ پاکستانی پوائنٹ میگزین ایک بہت ہی اچھا سلسلہ ہے۔ اسپشیل ایونٹس کے حساب سے جو جامع تحاریر ہوتی ہیں۔ وہ بہت زبردست ہے۔ بہت اعلیٰ تھیم اور بہترین ڈیزائنگ ہوتی ہے۔ یہ سلسلہ ایسے ہی کامیابی سے جاری رہنا چاہیے۔

۴۔ پاکستانی پوائنٹ ایک زبردست فورم ہے۔ بہترین لائبریری اور کوآپریٹو مینجمنٹ اس کی کامیابی ہے۔ لیکن آج کل بڑا ہی خاموش اور سونا سونا لگ رہا ہے۔ میرا خیال ہے اسے اپنی رونق بحال کرنے کے لیے کوئی مشنز، کچھ ایکٹوٹی کروانی چاہیے۔ کچھ ہلہ گلہ ہونا چاہیے۔۔ آپ کا کیا خیال ہے۔؟؟

فیصل اسلم ندیم

۱۔ ایک ناول ڈھونڈتا ڈھونڈتا آیا تھا۔ یاد نہیں اب کونسا ناول تھا۔

۲۔ وقار عظیم، اگرچہ مل چکا ہوں لیکن دوبارہ ملنا چاہوں گا۔

۳۔ پاکستانی پوائنٹ میگزین بہت اچھا سلسلہ ہے۔ مجھے تو ہر ماہ اس کا ڈیٹا ڈھونڈنے کے چکر میں کافی انفارمیشن مل جاتی ہے۔ باقی لوگوں کی تحریریں بھی قابل ستائش ہوتی ہیں اور ڈیزائننگ اور گرافکس تو کمال کی ہوتی ہیں۔

۴۔ اللہ رب العزت پاکستانی پوائنٹ کی پرانی بلکہ اس سے بھی زیادہ رونقیں بحال کرے اور بہت ساری ترقی نصیب فرمائے۔

فورم سروے (ایلیف)

پیرومرشد

۱۔میں کسی دوسرے فورم پر کسی بحث کے دوران ایک بندے کو جواب دینے کے لیے گوگل پر کوئی مواد تلاش کر رہا تھا، وہاں پاکستانی پوائنٹ کا لنک ملا،تو یہاں پر آنے کا اتفاق ایسے ہوا،سب سے پہلے وصی چوہدری کے نام سے آئی ڈی بنائی تھی۔

۱۔میں وقار بھائی سے ملنا چاہوں گا۔

۳۔میں کوئی رائے نہیں دے سکتا، کیونکہ سچ بتانا چاہیے، کہ مجھے وہ پڑھنے کا ٹائم ہی نی ملتا، جب بندہ کوئی چیز پڑھے ہی ناتو اسکے بارے رائے کیسے دے سکتا۔

۴۔پاکستانی پوائنٹ کے بارے میں میں یہی کہنا چاہوں گا، کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں میں نے بہت کچھ سیکھا، اور کہتے ہیں کوئی بھی جگہ جہاں آدمی کچھ سیکھتا ہے، وہاں اسکا احترام کرنا لازم ہوجاتا ہے،تو میں نے یہاں جس جس سے بھی جو کچھ سیکھا ہے، میرے اوپر انکا احترام کرنا لازم ہے۔اور میں یہی کہنا چاہوں گا کہ اللہ تعالیٰ اس فورم کو ہمیشہ آباد رکھے، (آمین) اور میرا اسکے ساتھ تھوڑا ہو یا بہت ساتھ جڑا رہے۔

محمد ابوبکر

۱۔آئی ٹی فورمز پہ رجسٹر ہونے کا شوق تھا اس لئے

۲۔سب ممبرز سے

۳۔ایک اچھی کاوش ہے لیکن آج کل کچھ سست جا رہا ہے میگ ممبرز کی سستی کی وجہ سے

۴۔ہمیشہ سلامت رہے یہ گھر ہمارا

فورم سروے (ایلیف)

مسکان احزم

امیں یہاں ایک رائٹر کو ڈھونڈتے ہوئے آئی تھی، ان کے ایک انٹرویو میں پاکستانی پوائنٹ کا ذکر تھا بس پھر کیا میں نے پاکستانی پوائنٹ کو اسی وقت سرچ کیا، دو ہزار تیرہ میں میں آئی تھی اور الحمداللہ ابھی بھی یہیں ہوں۔۔۔۔۔

۲۔ میں ہدا اور ایمان سے ملوں گی۔

۳۔ جب میں اس فورم پر آئی تھی تب پاکستانی پوائنٹ میگزین ہر ماہ پبلش ہوتا تھا تب میں اسے صرف پڑھا کرتی تھی۔ کچھ عرصہ بعد یہ سلسلہ رک گیا اور ہر ماہ اس میگ کی بہت کمی محسوس ہوتی تھی مگر اللہ کے کرم و فضل سے یہ سلسلہ دوبارہ چل پڑا میرا خیال ہے کہ آن لائن نکلنے والے میگزینز میں یہ میگزین سب سے بہترین ہے۔

۴۔ پاکستانی پوائنٹ سب سے اچھی فورم ہے۔ اس کے معیار میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ اللہ اسے ہمیشہ یونہی رواں دواں رکھے آمین۔

خوشبو

۱۔ ایک کہانی تھی مجاہد اسکا ساتواں پارٹ مجھ سے مس ہو گیا تھا، بس اسے ہی ڈھونڈتے ڈھونڈتے پی پی پر آئی تھی

۲۔ گیٹ ٹو گیدر ہوا تو آپ سب سے ہی ملوں گی بھئی۔

۳۔ زبردست ت ت ت

اتنی مختصر ٹھیک ہے؟؟؟

ہاہاہاہا! آپ سب بہت محنت کرتے ہیں، نو ڈاؤٹ، عمدہ میگ ہوتا ہے۔

۴۔ ہممم۔۔۔ آجکل بڑی خاموشی سی ہے، تھوڑا شور شرابہ کریں بھئی۔

فورم سروے (ایلیف)

نور

۱۔ گوگل میں کچھ سرچ کرتے ہوئے پاکستانی پوائنٹ پر آئی آئی تھی ابھی یاد نہیں آرہا کیا سرچ کیا تھا۔
۲۔ گیٹ ٹوگیدر میں پاکستانی پوائنٹ کی سب فی میل ممبرز سے ضرور ملنا چاہوں گی آپ سب ہیں ہی اتنی سویٹ کہ سب سے ہی ملنے کا دل کرے گا۔
۳۔ میگزین کے لیے رائے یہ ہے کہ یہ سلسلہ یونہی چلتا رہے اچھا لگتا ہے اور اگر ہر میگزین میں کوئی چھوٹا سا فوٹوشاپ کا ٹیٹوریئل بھی ایڈ کر دیا جائے لائیک ٹیکسٹ افیکٹ اور کوئی سا بھی تو میگزین کی رونق اور دوبالا ہو جائے گی۔
اور ممبرز کو کہوں گی کہ میگزین کے تھریڈ میں ضرور ریپلائی دیا کریں بھلے ایک لائن ہی کیوں نہ لکھیں بٹ ضرور لکھیں اس سے میگزین ٹیم کی حوصلہ افزائی ہوگی۔
۴۔ پاکستانی پوائنٹ کے لیے یہ پیغام کہ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی ہمارے فورم کو ڈھیروں ترقی سے نوازیں اور اس سے ہر جڑے رشتے کو برقرار رکھیں اور اس کی رونق میں ایوری ڈے اضافہ ہوتا رہے آمین ثم آمین۔

ایمان خان آفریدی

۱۔ یہاں مجھے اپنے بابا کی کزن لائیں تھیں 2011 میں۔
۲۔ سب سے پہلے میں ہدا آغا اور ایمان آغا سے ملنا چاہونگی۔
۳۔ پاکستانی پوائنٹ جہاں پاکستان کی بہترین ای۔لائبریری ہے وہاں ایک صاف ستھری کمیونیکیشن کا ذریعہ بھی ہے اوران دونوں چیزوں کا کمبینیشن میرے خیال سے بہت ٹریٹ ہے۔
۴۔ پیغام یہ ہے کہ پاکستانی پوائنٹ میں جو پہلے گھر والا ماحول تھا وہ اب دیکھنے کو نہیں ملتا جس کا مجھے افسوس ہے میں چاہتی ہوں کہ وہ اب پہلے کی طرح ہو جائے۔

فورم سروے (ایلیف)

گل رخ

ایک ناول تھا ''تم میرے ہو کے رہو'' اسے ہی ڈھونڈتے ڈھونڈتے پی پی پر آئی تھی اور یہاں مل بھی گئی۔

۲۔ سبھی سے ملنا ہے خاص کر ایمان خان آفریدی سے اس سے ملنے کا بہت من ہے۔

۳۔ میگ ٹیم اور ڈیزائنر کا کام اتنا زبردست ہوتا ہے کہ جب بھی میگ نکلتا ہے منہ سے بے اختیار نکلتا ہے ''واہ زبردست''

۴۔ مجمم جس طرح سے پی پی کی ساری ٹیمس اپ کے لئے ہر روز نئے نئے کتابیں لاتے ہیں تو بدلے میں اپ لوگ ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں ٹھیک اسی طرح میگ ٹیم بھی بہت زیادہ کوشش کرتی اپ کے لئے ایک بیسٹ میگزین بنانے میں پر یہ صرف ٹیم سے ہی نہی ہوگا اپ سب کو بھی ہمارا ساتھ دینا ہوگا آئی ہوپ کہ اپ سب بھی ہمارا ساتھ دیں میگ کو بیسٹ بنانے کے لئے۔

بنت مسرور

ا۔ دوسرے فورم پہ ایک ڈیزائن پہ مسٹیکنلی کلک ہو گیا تھا تو فوٹو بکٹ پہ وہ پک کھلی اسی کے ساتھ ایسے ہی ڈیزائن پہ پی پی کا لوگو تھا میں نے سرچ کر کے ویو کیا فورم اور اکاونٹ بنا لیا۔

۲۔ سب ہی ایکٹیو ممبرز سے۔

۳۔ پاکستانی پوائنٹ میگزین بیک وقت معلومات اور، انٹرٹینمنٹ سے بھرپور میگزین ہے۔ جس کا ہر ایڈیشن ہی میگزین ٹیم خاص کر ڈیزائنر کی محنت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

۴۔ پاکستانی پوائنٹ بہت ہی بہترین معلوماتی فورم ہے اور اس کی سب سے بڑی خصوصیت یہاں کے ممبرز کی ڈیسینسی ہے ایڈمن سے عام ممبر تک ماشاءاللہ سب ہی بہت کواوپریٹیو ہیں اس کے علاوہ یہاں کی ایکٹیویٹیز، مشنز اور اینوئل مقابلاجات وغیرہ اس خوباتی فورمز سے منفرد بناتے ہیں۔

فورم سروے (ایلیف)

ماسٹر مائنڈ

۱۔ پاکستانی پوائنٹ پہ مجھے لانے کا کارنامہ نورسس نے سرانجام دیا تھا۔ ہم دونوں ایک اور فورم پہ اکٹھے تھے وہاں انہوں نے ہمیں یہاں آنے کا کہا تھا۔ اور پھر ہم لوگ یہاں آئے۔ ہم لوگ ایک گروپ کی صورت میں یہاں آئے تھے اور پھر میں یہاں ہی ٹک گیا۔

اب تک میری فورم کے چار ممبرز سے ملاقات ہو چکی ہے۔ سب سے پہلے فیصل اسلم (پرنس فین) سے ملا۔ پھر اظہر بھائی سے۔ اور پھر اظہر بھائی کے ساتھ ہی ندیم بھائی اور ایاز بھائی سے ملنے گیا تھا۔ اب اگلا ٹارگٹ صائم بھائی، وقار بھائی اور حسیب بھائی سے ملاقات ہے۔ ان شاء اللہ

۳۔ آج کے اس دور میں جب سوشل میڈیا اتنا ایکٹیو ہے۔ فیس بک اور واٹس ایپ اتنے مقبول ہو گئے ہیں کہ فورمز کی طرف بہت کم لوگ کام کر رہے ہیں۔ اس دور میں پاکستانی پوائنٹ انتظامیہ کی یہ کاوش بہت اچھی ہے کہ اس میگزین کی جاری رکھا گیا ہے۔ امید ہے کہ یہ سلسلہ اسی طرح جاری وساری رہے گا۔

۴۔ وقار بھائی کا جو خواب ہے کہ پاکستانی پوائنٹ کو اردو ادب کی سب سے بڑی الیکٹرانک لائبریری بنانا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ پاک ان کو ان کے مقصد میں کامیاب فرمائے۔

فورم رپورٹ

السلام علیکم
وقار عظیم حاضر ہے پچھلے تین ماہ کی فورم رپورٹ کے ساتھ۔۔۔سب سے پہلے میں دلی طور پر معذرت خواہ ہوں کہ مصروفیت کے باعث اب ہر ماہ فورم رپورٹ کا سلسلہ جاری نہیں رکھ سکوں گا۔۔۔لہٰذا یہی سوچا گیا کہ ہر تین ماہ بعد رپورٹ لکھی جایا کرے گی جس میں پچھلے تین ماہ کے انتظامی معاملات اور اعداد و شمار کا جائزہ لیا جائے گا۔۔

لہٰذا ستمبر، اکتوبر اور نومبر کی رپورٹ کے ساتھ آپ سب کی خدمت میں حاضر۔۔۔

سب سے پہلے بات کرتے ہیں فورم کے ٹاپ اعداد و شمار کی۔۔اس رپورٹ کے لکھے جانے تک سعید احمد نئے رکن تھے۔ایک دن میں سب سے زیادہ آن لائن اراکین کی تعداد پانچ ہزار تین سو اکہتر ہے جو کہ بائیس فروری دو ہزار بارہ کو آن لائن ہوئے تھے۔ وقار عظیم ایک لاکھ چونسٹھ ہزار تین سو باسٹھ مراسلوں کے ساتھ سرفہرست تھے۔سب سے زیادہ رپلائی کیے جانا والا دھاگہ "آن لائن ہوتے ہی سلام کریں" تھا سب سے زیادہ دیکھا جانے والا دھاگہ: سنگ پارس کی ڈائری" تھا۔اور پاکستانی پوائنٹ کے بیسوں سیکشنز میں سب سے زیادہ مشہور سیکشن شعر و شاعری تھا۔۔

رجسٹریشن

اب بات کرتے ہیں پاکستانی پوائنٹ پر پچھلے تین ماہ میں رجسٹر ہوئے اراکین کی۔۔یکم ستمبر سے تیس نومبر تک پاکستانی پوائنٹ پر ایک سو اٹھانوے اراکین رجسٹر ہوئے جن میں سے ایک دن میں سب سے زیادہ رجسٹر ہونے والے اراکین کی تعداد چھ رہی جو کہ ان تین ماہ میں کئی مختلف دن رجسٹر ہوتے رہے۔۔ایک دن میں کم سے کم رجسٹر ہونے والے اراکین کی تعداد ایک رہی جو کہ مختلف دن رجسٹر ہوئے۔۔۔

فورم رپورٹ

Results

Date	Total
September 01, 2017	4
September 02, 2017	2
September 04, 2017	4
September 05, 2017	2
September 06, 2017	2
September 07, 2017	4
September 08, 2017	1
September 10, 2017	3
September 11, 2017	2
September 12, 2017	2
September 13, 2017	3
September 14, 2017	1
September 15, 2017	4
September 16, 2017	1
September 17, 2017	3
September 18, 2017	2
September 20, 2017	6
September 21, 2017	2
September 22, 2017	1
September 23, 2017	1
September 24, 2017	3
September 25, 2017	1
September 26, 2017	3
September 28, 2017	3
September 30, 2017	1
October 02, 2017	1
October 03, 2017	1
October 04, 2017	2
October 05, 2017	2
October 06, 2017	2
October 07, 2017	2
October 08, 2017	1
October 09, 2017	2
October 10, 2017	3
October 11, 2017	5
October 12, 2017	6
October 13, 2017	5
October 14, 2017	6
October 15, 2017	2
October 16, 2017	3
October 17, 2017	5
October 18, 2017	1
October 19, 2017	1
October 20, 2017	2
October 21, 2017	1
October 22, 2017	2
October 24, 2017	4
October 25, 2017	5
October 26, 2017	4
October 27, 2017	3
October 28, 2017	3
October 29, 2017	4
October 30, 2017	3
November 02, 2017	3
November 03, 2017	2
November 04, 2017	2
November 05, 2017	3
November 07, 2017	3
November 08, 2017	2
November 09, 2017	1

فورم رپورٹ

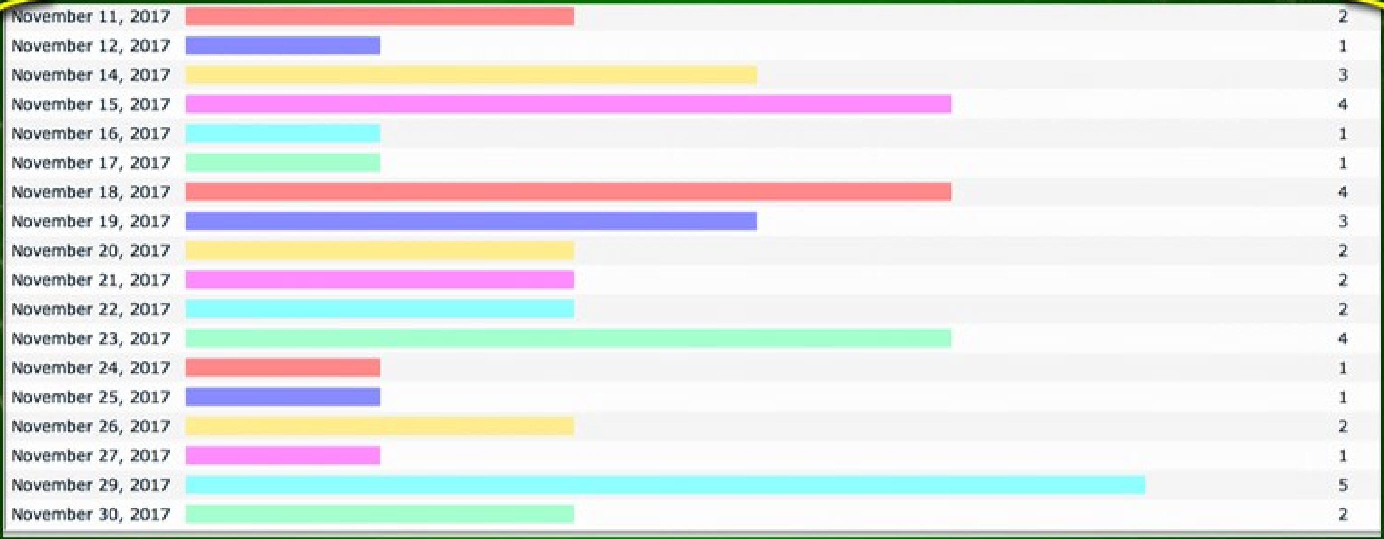

یوزر ایکٹویٹی

اب بات کرتے ہیں یوزر ایکٹویٹی کی جو کہ کسی بھی فورم یا ویب سائٹ کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔۔۔ پاکستانی پوائنٹ پر یکم ستمبر سے لے کر تیس نومبر تک یوزر ایکٹویٹی کے معاملے ملا جلا رجحان دیکھنے میں آیا۔۔جیسا کہ آپ لوگوں کو علم ہے اب پاکستانی پوائنٹ پر ہر سیکشن خاص کر اردو لائبریری مکمل اوپن ہے اس کے لیے کسی کو بھی آئی ڈی بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔لوگ بنا آئی ڈی بنائے بطور سیاح یا وزٹر بھی ان سیکشن سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں لہذا اب رجسٹر یوزر بہت کم اپنی آئی ڈی سے آتے ہیں۔۔زیادہ تر وزٹر ہی پاکستانی پوائنٹ پر ڈیرہ جمائے رکھتے ہیں۔۔ایسے میں ایک دن میں سب سے زیادہ رجسٹر یوزر اٹھائیس اکتوبر کو آن لائن ہوئے جن کی تعداد بیانوے تھی اور سب سے کم یوزر دو ستمبر کو آں لائن ہوئے جن کی تعداد ستاون تھی۔۔سکرن شاٹس ملاحظہ ہوں۔

فورم رپورٹ

Date	Total
September 01, 2017	74
September 02, 2017	57
September 03, 2017	69
September 04, 2017	65
September 05, 2017	75
September 06, 2017	77
September 07, 2017	75
September 08, 2017	76
September 09, 2017	71
September 10, 2017	76
September 11, 2017	80
September 12, 2017	78
September 13, 2017	74
September 14, 2017	78
September 15, 2017	79
September 16, 2017	73
September 17, 2017	87
September 18, 2017	91
September 19, 2017	78
September 20, 2017	89
September 21, 2017	86
September 22, 2017	80
September 23, 2017	84
September 24, 2017	71
September 25, 2017	82
September 26, 2017	76
September 27, 2017	80
September 28, 2017	79
September 29, 2017	81
September 30, 2017	81
October 01, 2017	77
October 02, 2017	82
October 03, 2017	74
October 04, 2017	67
October 05, 2017	77
October 06, 2017	77
October 07, 2017	74
October 08, 2017	69
October 09, 2017	82
October 10, 2017	74
October 11, 2017	79
October 12, 2017	82
October 13, 2017	81
October 14, 2017	85
October 15, 2017	63
October 16, 2017	71
October 17, 2017	76
October 18, 2017	66
October 19, 2017	71
October 20, 2017	77
October 21, 2017	80
October 22, 2017	75
October 23, 2017	88
October 24, 2017	80
October 25, 2017	85
October 26, 2017	81
October 27, 2017	84
October 28, 2017	92

فورم رپورٹ

October 29, 2017	74
October 30, 2017	78
October 31, 2017	75
November 01, 2017	83
November 02, 2017	85
November 03, 2017	72
November 04, 2017	88
November 05, 2017	77
November 06, 2017	87
November 07, 2017	83
November 08, 2017	78
November 09, 2017	82
November 10, 2017	76
November 11, 2017	83
November 12, 2017	69
November 13, 2017	78
November 14, 2017	87
November 15, 2017	81
November 16, 2017	80
November 17, 2017	75
November 18, 2017	79
November 19, 2017	73
November 20, 2017	90
November 21, 2017	83
November 22, 2017	81
November 23, 2017	79
November 24, 2017	73
November 25, 2017	74
November 26, 2017	76
November 27, 2017	77
November 28, 2017	88
November 29, 2017	90
November 30, 2017	84

فورم رپورٹ

نئے دھاگے یعنی تھریڈز

ایک وقت تھا کہ پاکستانی پوائنٹ اس قدر پررونق فورم تھا یہاں ایک ہی دن میں سو کے قریب دھاگے بنتے تھے۔۔اوراب یہ عالم ہے کہ تین ماہ کے نوے دنوں میں یہاں محض بارہ سو اٹھاون دھاگے بنے ہیں۔۔جس میں ایک دن میں زیادہ سے زیادہ دھاگے چار اکتوبر کو بنے جن کی تعداد محض تینتالیس تھی اور اس فورم نے بالاخر وہ دن بھی دیکھ لیا جہاں پورے چوبیس گھنٹے میں محض دو دھاگے ہوئیں بنے وہ المناک دن آٹھ ستمبر تھا۔۔کہاں وہ دن جب ایک ہی دن میں سو سو دھاگے پوسٹ ہوتے تھے اور کہاں یہ دن کہ پورے چوبیس گھنٹوں میں محض دو دھاگے۔۔۔ایسا شاید سوشل میڈیا کے بڑھتے اثرات کی وجہ سے ہے یا فورم پر جمے جمود کو توڑنے کے لیے انتظامیہ اور ٹیم اراکین کی غیر سنجیدہ کوششوں کا نتیجہ ہے۔۔۔

سکرین شاٹس ملاحظہ ہوں

فورم رپورٹ

October 01, 2017	15
October 02, 2017	10
October 03, 2017	18
October 04, 2017	43
October 05, 2017	18
October 06, 2017	14
October 07, 2017	13
October 08, 2017	18
October 09, 2017	10
October 10, 2017	14
October 11, 2017	18
October 12, 2017	14
October 13, 2017	10
October 14, 2017	21
October 15, 2017	12
October 16, 2017	38
October 17, 2017	14
October 18, 2017	6
October 19, 2017	22
October 20, 2017	17
October 21, 2017	18
October 22, 2017	9
October 23, 2017	11
October 24, 2017	14
October 25, 2017	16
October 26, 2017	8
October 27, 2017	13
October 28, 2017	11
October 29, 2017	13
October 30, 2017	13
October 31, 2017	7
November 01, 2017	17
November 02, 2017	17
November 03, 2017	11
November 04, 2017	12
November 05, 2017	15
November 06, 2017	8
November 07, 2017	13
November 08, 2017	12
November 09, 2017	14
November 10, 2017	3
November 11, 2017	23
November 12, 2017	7
November 13, 2017	4
November 14, 2017	9
November 15, 2017	5
November 16, 2017	14
November 17, 2017	20

فورم رپورٹ

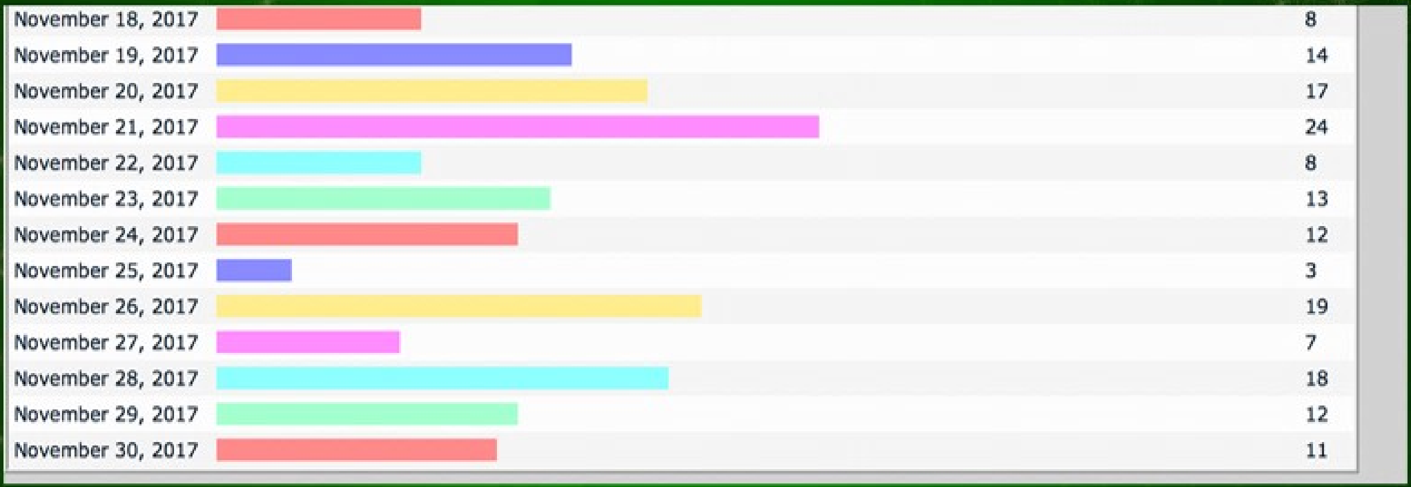

نئے مراسلے

نئے مراسلوں کے حوالے سے پاکستانی پوائنٹ پر پچھلے تین ماہ میں کافی خوشگوار ماحول رہا۔۔۔پوسٹس کی تعداد میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔۔خاص کر بہت عرصے بعد ایک ایسا دن آیا جب ایک ہی دن میں پانچ سو بلکہ چھے سو سے زائد پوسٹس ہوئیں اور وہ مبارک دن سولہ اکتوبر کا دن تھا جس دن پاکستانی پوائنٹ پر چھے سو تین پوسٹس ہوئیں۔۔۔

سکرین شاٹس ملاحظہ ہوں۔۔۔

فورم رپورٹ

Date	Total
September 01, 2017	106
September 02, 2017	131
September 03, 2017	75
September 04, 2017	105
September 05, 2017	163
September 06, 2017	143
September 07, 2017	116
September 08, 2017	75
September 09, 2017	118
September 10, 2017	138
September 11, 2017	277
September 12, 2017	127
September 13, 2017	129
September 14, 2017	111
September 15, 2017	69
September 16, 2017	75
September 17, 2017	141
September 18, 2017	155
September 19, 2017	108
September 20, 2017	77
September 21, 2017	150
September 22, 2017	261
September 23, 2017	175
September 24, 2017	78
September 25, 2017	147
September 26, 2017	135
September 27, 2017	71
September 28, 2017	85
September 29, 2017	98
September 30, 2017	226
October 01, 2017	161
October 02, 2017	192
October 03, 2017	124
October 04, 2017	201
October 05, 2017	172
October 06, 2017	168
October 07, 2017	156
October 08, 2017	236
October 09, 2017	165
October 10, 2017	126
October 11, 2017	191
October 12, 2017	134
October 13, 2017	522
October 14, 2017	191
October 15, 2017	145
October 16, 2017	603
October 17, 2017	143
October 18, 2017	94
October 19, 2017	106
October 20, 2017	277
October 21, 2017	120
October 22, 2017	127
October 23, 2017	122
October 24, 2017	139
October 25, 2017	156
October 26, 2017	48
October 27, 2017	324
October 28, 2017	87
October 29, 2017	390

فورم رپورٹ

ber 30, 2017	163
October 31, 2017	46
November 01, 2017	99
November 02, 2017	103
November 03, 2017	104
November 04, 2017	141
November 05, 2017	202
November 06, 2017	108
November 07, 2017	95
November 08, 2017	89
November 09, 2017	126
November 10, 2017	83
November 11, 2017	214
November 12, 2017	74
November 13, 2017	48
November 14, 2017	50
November 15, 2017	48
November 16, 2017	47
November 17, 2017	145
November 18, 2017	111
November 19, 2017	102
November 20, 2017	122
November 21, 2017	79
November 22, 2017	55
November 23, 2017	56
November 24, 2017	90
November 25, 2017	64
November 26, 2017	153
November 27, 2017	37
November 28, 2017	83
November 29, 2017	46
November 30, 2017	58

اس کے ساتھ ہی تین ماہ کی اس رپورٹ کا اختتام ہوتا ہے۔۔ان شاء اللہ کوشش ہوگی کہ تین ماہ بعد نئے سلسلہ جات اور اعداد و شمار پر مشتمل رپورٹ لے کر آپ سب کی خدمت میں حاضر ہوسکوں۔۔

والسلام
وقار عظیم

ختم شد

میگزین کے بارے میں اپنی قیمتی آراء، تجاویز یا اپنی تحاریر آپ
اس پتے پر بھیج سکتے ہیں
pakistanipointmag@gmail.com